

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ نَزَلَ الْحَسَنَ الْحَسْبُ الْقُرْآنَ

بیاض

سید محمد داؤد غزنوی

حضورِ انا محمد اسماعیل سلمی



مسک  
الحیدر  
کادای

لاہور  
ہفت روزہ  
آلینا  
سید

مرکزی جمعیت  
آلینا  
پاکستان  
کراچی

شمارہ: 45

جلد: 46  
۱۲ تا ۲۰ صفر ۱۴۳۷ھ 27 نومبر تا 3 دسمبر 2015ء

فرانس حملے

پیرس واقعہ ریاستی ہشت گردی کا رد عمل  
جو قابل مذمت ہے

سیدنا زید بن حارثہ

فضائل و مسائل اور برکات!

بِسْمِ اللَّهِ

عصر حاضر کے جدید مسائل  
حل اسوۂ نبویؐ میں مضمون!

سیدنا زید بن حارثہ  
میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہیں۔  
(فرمان نبویؐ)

گرا ہوا القمہ.....؟!

بیویوں کے اخراجات.....؟!

مشکوٰۃ کمائی سے تیار کردہ کھانا.....؟!



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد رحمہ اللہ

### دولت کے حصول کے ناجائز طریقے

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (البقرة) ”اور اپنے مال آپس میں ناجائز طریقوں سے مت کھاؤ اور نہ ہی رشوت کے ذریعے حاکموں کے ساتھ مل کر زیادتی کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں زندگی کے ہر معاملہ میں انسانیت کی رہنمائی کے لیے اصول رکھے ہیں۔ کاروباری لین دین، تجارت و معیشت اور اس کے ذریعے مالی منفعت کے حصول کے جائز و ناجائز طریقوں کو واضح کر دیا ہے تاکہ لوگ ظلم و ستم سے باز رہیں اور صرف حلال ذرائع سے اپنے لیے منفعت و فوائد حاصل کریں۔ درج بالا آیت میں ظلم کی ایک قسم یعنی باطل و ناجائز طریقہ سے اپنے بھائی کے مال پر حق جتنا اور اس کا مال ہتھیانے سے روکا گیا ہے۔ اس میں غصب کر کے، چوری کر کے، امانت میں خیانت کر کے، ادھار لی ہوئی چیز کا انکار کر کے مال کھانا، سب شامل ہے۔ نیز اس میں وہ معاوضہ بھی شامل ہے جو حرام ہے جیسے سودی لین دین، رشوت کے ذریعے اموال کا حصول، جوئے کے ذریعے لیا ہوا مال کیونکہ ایسا مال کسی جائز معاوضہ کے طور پر حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ تجارت اور آپس کی رضامندی سے کی گئی خرید و فروخت کو اللہ نے جائز اور حلال قرار دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِتَرَائِضٍ مِّنْكُمْ﴾ (النساء: 29)

”اے ایمان والو! اپنے اموال آپس میں ناحق طریقہ سے مت کھاؤ مگر جو تجارت آپس کی رضامندی سے ہو وہ درست ہے۔“

مذکورہ آیت میں بھی مومن بندوں کو ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ چونکہ باطل ذرائع اور طریقوں سے مال حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے اس لیے تجارت اور ایسے پیشے کے ذریعے سے کہ جس میں کوئی شرعی ممانعت نہ ہو، اور جو باہم رضامندی اور جائز شرائط پر مشتمل ہو مال کمانا مباح اور جائز قرار دیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں بینکوں کا اپنے گاہکوں سے مشکل اور استحصالی شرائط پر قرضوں کا لین دین کرنا اور اشیاء ضروریہ کا غلط شرائط پر فراہم کرنا اور اس پر اصل قیمت سے زیادہ وصولی کے ذریعے دوسروں کے مال ہتھیانا بھی باطل طریقہ سے مال کھانا ہے اور اس کی سزا قرآن نے جہنم کی آگ قرار دی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (النساء)

”بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں وہ عقریب آگ میں جھونکے جائیں گے۔“

ان آیات میں دوسروں کے اموال کو اپنا مال قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اہل ایمان باہم محبت و شفقت و عافیت سے پیش آنے میں اور اپنے مشترک مصالح میں جسد واحد کی مانند ہیں اپنے بھائی کے نقصان کو اپنا نقصان اور اس کی تکلیف کو اپنا درد سمجھتے ہیں۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن رحمانی رحمہ اللہ

### قدرت الہی

[عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَّامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَّامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حَبَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهُ لَأُخْرِقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا أَتَتْهُ إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ." ] (مسلم)

”سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں پانچ باتیں بیان کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور نہ ہی نیند اس کی شان کے لائق ہے۔ وہی انصاف کے ترازو کو نیچے اور اوپر کرتا ہے۔ اسی کی طرف رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے بلند کیے جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور کا ہے اگر وہ پردے کو ہٹا دے تو اس کے چہرے کی چمک مخلوق کی ہر چیز کو جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے جلادے۔“

تلاوت کردہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی قدرت اور عظمت کا ذکر فرمایا ہے۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور پانچ باتیں بیان فرمائیں۔ آپ ﷺ بالعموم کھڑے ہو کر ہی گفتگو فرماتے تھے تاکہ زیادہ لوگوں تک بات بھی پہنچ جائے اور آپ ﷺ ان کو متوجہ بھی کرتے رہیں۔

پہلی بات آپ ﷺ نے یہ فرمائی کہ ”اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور نہ ہی نیند اس کی ذات کا خاصہ ہے۔“ نیند سونے والے کو بے خبر کر دیتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں بلکہ ہر بات اور چیز کی خبر رکھتا ہے، کوئی بات اس سے اوجھل نہیں ہے۔ پوری کائنات پر اس کی نظر ہے وہ نہ ٹھکتا ہے اور نہ ہی اکتاتا ہے۔ لہذا رب تعالیٰ کو ہمیشہ اپنے سامنے پائیں اور اس کی نافرمانی سے گریز کریں۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ ”اعمال کا وزن کرنے والا ترازو بھی اسی کے پاس ہے۔“ کوئی اپنی مرضی سے ترازو کو اوپر نیچے نہیں کر سکتا، وہی کارساز ہے لہذا ان اعمال کی طرف رغبت کرنی چاہیے جو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہیں اس لیے کہ انہی اعمال کا وزن زیادہ ہوگا اور جو اعمال اپنی مرضی کے مطابق کیے گئے ان کا وزن ہلکا ہوگا کوئی شخص نامد اعمال میں کمی بیشی نہیں کر سکتا۔

تیسری بات یہ فرمائی کہ ”ہر انسان کے دن اور رات کے اعمال روزانہ اللہ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔“ ان میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی، رات ہونے سے پہلے دن کے اعمال آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور دن طلوع ہونے سے پہلے رات کے اعمال اٹھالے جاتے ہیں۔ جن کا مکمل حساب اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے۔

چوتھی چیز یہ فرمائی کہ ”اللہ تعالیٰ نور کے پردوں میں چھپا ہوا ہے دنیا کی کوئی آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی جبکہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ اور پانچویں بات یہ فرمائی کہ اگر اللہ تعالیٰ نور کے پردے ہٹا دے تو دنیا کی ہر چیز جل کر راکھ ہو جائے۔ اتنی قدرتوں والے رب کی نافرمانی کرنے سے حتی المقدور بچنا چاہیے۔

## شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

ڈاکٹر اقبال اپنے دور کے نابغہ اعظم تھے۔ ان کی مایہ ناز شخصیت نصف صدی تک ملک کے علم و ادب ملت اسلامی کے افکار و تصورات اور شعر و سخن کی مجالس پر سایہ فگن رہی۔ آج وہ دنیا میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کا نظریہ آج بھی پڑھے لکھے مسلمانوں کے خیالات کی رہنمائی کر رہا ہے اور مدت دراز تک کرتا رہے گا۔ اقبال اردو اور فارسی کے شیوا بیاں شاعر اتحاد عالم اسلامی کے انتھک مبلغ، دنیا کے ایک نامور فلسفی اور اسلام کے اقدار و معیارات کے بے مثال محافظ اور مفسر تھے۔ خدا کی قدرت ہے کہ جو شخص عمر بھر مسلمانوں کی حریت اسلامی حکومت اور اتحاد المسلمین کی دعوت دیتا رہا اور جس نے دنیائے فانی سے کوچ کرنے سے سات سال پیشتر مسلمانوں کو پاکستان کا تصور اور نصب العین دیا تھا۔ اپنے اس خواب کی تعبیر نکلنے سے نو سال قبل ہی اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گیا اور آزاد فضا میں پاکستان کا پھریرا لہراتا ہوا نہ دیکھ سکے۔ لیکن پاکستان ان شاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا اور یہ جھنڈا اہل پاکستان کو اقبال کی یاد دلاتا رہے گا۔

اقبال ملت اسلامیہ کی آبرو تھے۔ ان کی عظمت کی گواہی حال اور مستقبل بھی دے گا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اقبال ایسے اسلامی شعراء کے کلام دینی تعلیمات اور اخلاقی واقعات کو ارباب اقتدار نے نصاب سے خارج کرنے کی پالیسی اپنا رکھی ہے جس سے نوجوانوں میں بے راہروی پیدا ہوگی۔ علامہ اقبال کے کلام نے تو عصری تعلیم کے نوجوانوں میں قومی و ملی غیرت و حمیت پیدا کی۔ انہوں نے مغربی تہذیب کو بڑے قریب سے دیکھا اور وہ کہہ اٹھے کہ یہ غیر مسلم نظام معاشرت اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کر لے گا اور اس کا زوال دنیا دیکھ رہی ہے۔

علامہ اقبال نے جس دور میں دنیائے شعر و سخن میں نام پیدا کیا وہ مسلمانوں کی انتہائی پستی اور عملی انحطاط کا دور تھا۔ اس وقت مسلمانوں پر عام بے حسی اور جمود طاری تھا۔ قومی و ملی زندگی میں ان کا کوئی مقام اور کردار نہ تھا مگر انہوں نے کہا۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے  
ذرا غم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

ایسے حالات میں انہوں نے قوم کو خواب غفلت سے بیدار کیا۔ خودی اور خود داری کا سبق دیا غلامی کی زنجیریں اور رہبانیت کا فسوس توڑا۔ قوم کو علم و عمل کی طرف مائل کیا۔ کیونکہ حالات سے وہ بخوبی آگاہ تھے اور کہا۔

عشق کی تیغ جگر دار اڑا لی کس نے؟  
علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی

علامہ اقبال نے انسان کے ذوق غلامی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسان کے جذبہ بندگی کا عالم یہ ہے کہ آدمی آدمی کا غلام بن جاتا ہے جبکہ معمولی جانوروں تک میں یہ بات موجود نہیں۔ مگر انسان اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے دوسرے انسان بلکہ پتھر کے سامنے سر نیاز خم کر دیتا ہے۔

تھا جو نا خوب بتدرج وہی خوب ہوا  
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

ملک میں نظریاتی تعلیم کے فقدان اور مغربی افکار نے ہمارے معاشرے کی نظریاتی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ آج بہت بڑا مسئلہ نوجوان ملت کی تعلیم اور کردار سازی کا ہے۔ کروڑوں نفوس کا یہ قافلہ سخت جان کدھر جائے۔ ایک ہی راہ عمل ہے کہ وہ قرآن و سنت کی طرف رجوع کرے۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سن رسیدہ نسل نے نوجوانوں کو اپنی جانشینی کے لیے تیار کرنے کا کام جیسا چاہیے تھا ہرگز نہیں کیا۔ لہذا میں نوجوانوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ قرآن پاک کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھیں اور اگر ان کو زندہ رہنا ہے تو وہ ان قربانیوں کے لیے تیار رہیں جو ہمیشہ سے زیادہ ان کو آئندہ دینا ہوں گی۔ حقیقی بات یہ ہے کہ علامہ اقبال نے اپنی پوری زندگی قرآن مجید میں غور و فکر اور تدبر و تفکر کرتے گزاری، قرآن مجید پڑھتے، قرآن سوچتے، قرآن بولتے۔ نوجوانان ملت کے لیے وہ ایک پیغام چھوڑ گئے ہیں ”میں اس گھر کو صد ہزار تحسین کے قابل سمجھتا ہوں جس گھر میں علی

مدبر اعلیٰ  
پیشرو انصاری  
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پرسوری  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس  
ادارت

اس شمارہ میں

- |    |                                       |
|----|---------------------------------------|
| 1  | درس قرآن و حدیث                       |
| 2  | اداریہ                                |
| 4  | احکام و مسائل                         |
| 6  | لا پرواہی اور امت پر اثرات (طلبہ حرم) |
| 8  | عصر حاضر کے جدید مسائل کا حل          |
| 12 | سیدنا زید بن حارثہ                    |
| 14 | بسم اللہ..... فضائل و برکات           |
| 17 | یاد و رفتان..... حافظ عبدالحمید ازہر  |
| 19 | دنیا کی حقیقت                         |
| 20 | طب و صحت                              |
| 21 | تجرہ کتب                              |
| 22 | اخبار الجماعہ                         |

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بقیچوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ ..... 500/- روپے  
ششماہی ..... 300/- روپے  
ہذریہ وی بی ..... 550/- روپے  
بیرونی نمائندے ..... 5500/- روپے  
نی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

الصبح تلاوت قرآن مجید کی آواز آئے، یعنی تلاوت ہو اور آواز کے ساتھ ہو۔ آخر میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ آج وطن عزیز بے شمار مسائل اور کنھن حالات سے دو چار ہے۔ حکومت ملکوں ملکوں قرضے لے کر اور ہر مہینے اربوں روپے کے نوٹ چھاپ کر ملکی معیشت کو سہارا دے رہی ہے۔ مصور پاکستان نے جس اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت کا تصور دیا تھا اسی تصور کو عملی رنگ دینے کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں کتاب و سنت کا نظام عملی طور پر نافذ کر دیا جائے۔ اسی صورت میں ملک تعمیر و ترقی کی راہوں پر گامزن ہو کر اور ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا ہو کر اپنے اہداف حاصل کر سکتا ہے۔ علامہ اقبال تو اس امید کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے  
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

## فرانس میں ہونے والی دہشت گردی ریاستی دہشت گردی کا رد عمل ہے جو کہ غلط ہے۔ پروفیسر ساجد میر ریاستی اور غیر ریاستی دہشت گردی دونوں قابل مذمت ہیں۔ داعش جیسی تنظیمیں ریاستی مظالم کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔

لاہور..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ فرانس میں ہونے والی دہشت گردی ریاستی دہشت گردی کا رد عمل ہے جو کہ غلط ہے۔ ریاستی اور غیر ریاستی دہشت گردی دونوں قابل مذمت ہیں۔ داعش جیسی تنظیمیں ریاستی مظالم کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ آزادی اور انصاف جیسے بنیادی حقوق فراہم کیے بغیر دہشت گردی کا ناسور ختم نہیں ہو سکتا۔ اتوار کے روز مرکز 106 راوی روڈ میں شعبۂ تبلیغ کے عہدیداروں سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اسلام تمام مذاہب کا احترام سکھاتا ہے جبکہ یہودیت اور عیسائیت کو اسلام اور مسلمانوں سے اللہ واسطے کا بیر ہے، مسلمانوں کی مقدس ترین ہستی کی توہین میں بار بار ہتک آمیز خاکے اور شعائر اسلام سے متعلق گستاخانہ تبصرے بڑے بے باکانہ انداز میں کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح امریکی و یورپی عقوبت خانوں میں مسلمانوں کے ساتھ جس طرح حیوانوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے اور پھر جس طرح عراق اور شام میں ظلم و بربریت جاری ہے ایسے حالات میں شدت پسندی اور شدت پسند گروہ رد عمل میں پیدا ہوتے رہیں گے، جس کی اگرچہ حوصلہ افزائی کسی صورت نہیں کی جاسکتی تاہم دنیا کو دہشت گردی کے اصل محرکات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی کی ہرگز تعلیم نہیں دیتا، بد قسمتی سے تشدد، دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے ہر واقعے کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑ دیا جاتا ہے حالانکہ یورپ اور امریکا میں دہشت گردی اور تشدد کا نیٹ ورک جتنا مستحکم، فعال اور مضبوط ہے وہ کسی اور ملک میں نہیں۔ یورپ کی خانہ جنگیاں خصوصاً فرانس اور برطانیہ کی پچاس سالہ جنگیں اس کی بین دلیل ہیں۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ ایشیا اور افریقہ کے براعظموں میں نصرانیت کے فروغ و تبلیغ کی خاطر وحشیانہ کارروائیاں کی گئیں جن میں لاکھوں انسان قتل کر دیے گئے۔ امریکا کے اصلی باشندوں ریڈ انڈین کو قتل کر کے سفید فاموں نے قبضہ کر لیا۔ افریقہ کے کروڑوں سیاہ فاموں کو لاکر غلام بنایا۔ جب اسپینیوں نے جزیرہ Hispaniola پر قبضہ کیا تو اس وقت وہاں کے باشندوں کی تعداد تین ملین تھی لیکن آج وہاں زندہ بچ جانے والوں کی تعداد صرف دو سو ہے۔ اسپینیوں کے چالیس سالہ دور ظلم و جارحیت میں 12 ملین انسان موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ اسی طرح عیسائیوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر مظالم بھی ڈھائے اور خون کی ہولیاں بھی کھیلیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ عدل و انصاف، غفور و درگزر، امن و امان اور انسانیت کے احترام سے مزین ہے۔ اسلامی عہد و اقتدار میں غیر مسلموں کو جو امن و سلامتی اور جان و مال کا تحفظ حاصل تھا اس کی یورپی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

## برطانیہ نے بھارت کو سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت دے کر ثابت کیا کہ وہ مودی ایجنڈے کا حامی ہے

لاہور..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ برطانیہ نے بھارت سے سول نیوکلیئر معاہدے پر دستخط اور اسے سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ مودی کے سخت گیر ایجنڈے کا حامی ہے۔ دونوں ممالک میں 14 کھرب 44 ارب روپے مالیت کے معاہدوں پر دستخط سے ثابت ہوتا ہے کہ برطانیہ کو بھارتی حکومت کی ظالمانہ اور انتہا پسندانہ پالیسیوں سے کوئی سروکار نہیں۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کی طرف سے مودی کی سرپرستی پر افسوس ہوا۔ برطانوی وزیر اعظم نے مودی کو اہمیت دے کر بھارت کی اقلیتوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ چاہے تو یہ تھا کہ بھارت میں انسانی حقوق کیخلاف ورزیوں، اقلیتوں پر مظالم اور بڑھتی ہوئی شدت پسندی کیخلاف برطانوی وزیر اعظم کوئی بات کرتے، ایک طرف برطانیہ عالمی سطح پر انسانی حقوق کا خود کو بڑا علمبردار سمجھتا ہے اور دوسری طرف مودی حکومت کے مظالم پر مجرمانہ خاموشی اختیار کر رہا ہے۔ لندن کی سڑکوں پر مودی کے خلاف ہونے والے مظاہروں نے ثابت کیا ہے کہ باشعور بھارتی عوام مودی سرکار کے مظالم سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔



# احکام و مسائل

جناب مولانا  
مفت ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ  
سلطان کالونی میاں چنوں نازیباں پاکستان  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
ای میل: hammad3316@yahoo.com

## مشکوک کمائی سے تیار کردہ کھانا

### سوال

میرے ایک دوست تجارت پیشہ ہیں، لیکن میرے خیال کے مطابق وہ غلط کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی کمائی حرام نہیں تو مشکوک ضرور ہے، کیا میں جب کبھی اس کے گھر جاؤں تو اس کے گھر سے کھانا لیا کروں، قرآن و حدیث کی روشنی میں میری راہنمائی کریں۔

### جواب

اگر کسی کی کمائی خالص حرام کی ہے تو اس کے ہاں کھانا پینا جائز نہیں لیکن مشکوک کمائی کے معاملہ میں اس قدر سختی کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ میرا ایک پڑوسی ہے، میرے خیال کے مطابق اس کا مال خبیث یا حرام ہے، وہ مجھے بعض اوقات کھانے کی دعوت دے دیتا ہے، کیا مجھے دعوت قبول کرنا چاہیے؟ واضح رہے کہ اگر میں اس کے ہاں نہ جاؤں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اس کے گھر جاؤ اور اس کی دعوت کو قبول کرو، اس کا گناہ صرف اسی پر ہوگا۔“ (تہذیب ص ۳۳۵ ج ۵)

ہاں اگر معلوم ہو جائے کہ کھانا حرام مال سے تیار کیا گیا ہے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور اسے تناول نہیں کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، جب کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ گوشت ایسی بکری کا ہے جسے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ کھانا خود نہیں کھایا بلکہ فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔ (ابوداؤد، البیہق: ۳۳۳۲)

بہر حال ایسے دوست کا بائیکاٹ نہ کیا جائے بلکہ اسے قرآن و حدیث سے وعظ کرتے رہنا چاہیے ممکن ہے کہ وعظ و نصیحت کرنے سے وہ غلط کاروبار سے توبہ کر لے۔ ہاں اگر ایسے آدمی کی دعوت قبول نہ کرنے میں یہ امکان ہو کہ وہ توبہ کر کے غلط کاروبار چھوڑ دے گا تو اچھے انداز میں بائیکاٹ کیا جاسکتا ہے تاکہ اسے احساس ہو کہ میرے غلط کام کرنے پر میرے دوست گھر آنا جانا چھوڑ دیں گے، آدمی کو موقع محل دیکھ کر کوئی مناسب اقدام کرنا چاہیے۔

## گرا ہوا لقمہ

### سوال

ہمارے ہاں شادی بیاہ کی تقریبات میں کھانے کو بڑی بے دردی سے ضائع کیا جاتا ہے، شریعت میں گرے ہوئے لقمہ کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟ قرآن و حدیث کے مطابق اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں؟

### جواب

اس میں شک نہیں کہ ہم شادی بیاہ کے موقع پر اپنی دولت کی نمائش کو باعث فخر خیال کرتے ہیں، بالخصوص کھانے کے موقع پر کھانے پینے کے معاملات میں بہت غیر محتاط رویہ اختیار کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانے کے دوران کسی کا لقمہ گر جائے تو چاہیے کہ اسے اٹھائے اور اس سے لگی آلودگی کو دور کر کے اسے کھالے، اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پلیٹ کو انگلی سے صاف کر لیا کریں اور آپ فرمایا کرتے تھے: ”تم میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں اس کیلئے برکت ڈال دی گئی ہے۔“ (ابوداؤد، الاطعمہ: ۳۸۴۵)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گرا ہوا لقمہ صاف کر کے کھالینا چاہیے، قابل استعمال کھانے کو ضائع کرنا شیطان کو دینے کے مترادف ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی پلیٹ میں کھانا اتنا ہی لینا چاہیے جتنی اسے ضرورت ہو۔ کھانے کے بعد برتن کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیے، یہ کوئی معیوب کام نہیں بلکہ عین سنت ہے، ایسا کرنے میں دماغ کے غرور اور تکبر کا علاج بھی ہے۔ اسی طرح روٹی کے ٹکڑے بھی ضائع کرنا جائز نہیں، نامعلوم کس ٹکڑے میں برکت ہو۔ لیکن افسوس کہ ہم شادی کے موقع پر حیوانوں کی طرح کھانا استعمال کرتے ہیں، متنوع قسم کے کھانوں سے پلیٹیں بھر لیتے ہیں، پھر چند لقمے لے کر باقی ضائع کر دیا جاتا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ نان اور روٹی کے ٹکڑوں سے ہم اپنے ہاتھ صاف کرتے ہیں پھر انہیں ضائع کر کے پھینک دیتے ہیں۔ اس طرح کھانے کا ضیاع ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری بھی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

## کھانے پینے کی اشیاء میں مکھی گر جائے تو

**سوال** میرے ایک ساتھی نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں اگر مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکالنے کا حکم ہے، حالانکہ اسے ڈبونے سے اس کی تمام آلائش کھانے پینے میں شامل ہو جاتی ہے، اس کے متعلق وضاحت کریں؟

**جواب** مکھی کے متعلق حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث حسب ذیل ہے: ”اگر تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو مشروب میں ڈبکی دے پھر اسے نکال پھینکے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری تو دوسرے میں شفا ہے۔ (بخاری، بدء الخلق: ۳۳۲۰)

ایک دوسری روایت میں کچھ تفصیل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے اس میں ڈبو لو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور یہ بیماری والے پر سے اپنا بچاؤ کرتی ہے لہذا اسے مکمل طور پر ڈبو لینا چاہیے۔ (ابوداؤد، الاطعمہ: ۳۸۳۳)

رسول اللہ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ مکھی اپنے جسم کے کچھ اعضاء میں ایسے جراثیم اٹھائے پھرتی ہے جو بیماری پیدا کرنے والے ہیں، ساتھ ان جراثیم کا تریاق بھی لئے پھرتی ہے، یہ اس وقت کی بات ہے جب انسان زہریلے جراثیم اور ان کے تریاق کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔

طب جدید کے حالیہ تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکھی اپنے ساتھ بیماری کے جراثیم اور بیماری کے خلاف دفاع کو مضبوط کرنے والا عنصر (تریاق) اٹھائے پھرتی ہے، جب وہ کسی مائع پر بیٹھتی ہے تو اس میں وہ جراثیم منتقل کر دیتی ہے جو بیماری کا باعث ہوتے ہیں اور اپنے جسم کے ان حصوں کو ڈوبنے سے بچاتی ہے جن میں بیماری سے بچاؤ کا عنصر ہوتا ہے۔ اگر مکھی پوری ڈوب جائے تو وہ بچاؤ دینے والا تریاق بھی مائع میں منتقل ہو کر بیماری کے خطرے کو کم دیتا ہے۔ اس عمل کے بعد اگر کسی کا دل اس مشروب کو استعمال کرنے پر آمادہ نہ ہو تو شریعت اسے مجبور نہیں کرتی، البتہ صحابہ کرام کی سیرت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسے استعمال میں لاتے تھے جیسا کہ ایک تابعی حضرت ثمامہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضرت انسؓ کے پاس بیٹھے تھے، اس دوران (پینے کے) برتن میں مکھی گری تو انہوں نے اسے تین دفعہ ڈبوایا اور پھر فرمایا بسم اللہ، مزید کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں اسی امر کا حکم دیا تھا۔ (فتح الباری ص ۳۰۸ ج ۱۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے یا پینے والی چیز میں اگر مکھی گر کر مر جائے تو کھانا یا مشروب اس سے پلید نہیں ہوتا کیونکہ اگر مکھی کی موت کھانے یا مشروب کو ناپاک بنانے والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اسے پھینک دینے کا حکم دیتے لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا: شہد کی مکھی، بھڑ، مکڑی اور دیگر کیڑے مکوڑے بھی مکھی کی طرح ہیں، کیونکہ اس حدیث سے ماخوذ حکم عام ہے۔ (واللہ اعلم)

## بیویوں کے اخراجات

**سوال** میں ایک مسلمان خاتون ہوں میرے لیے ایک غریب مسلمان کا رشتہ آیا ہے جبکہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے، لیکن اس کے مالی حالات بہت کمزور ہیں، امید نہیں کہ وہ میرے اخراجات برداشت کر سکے، ایسے حالات میں مجھے اس سے شادی کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب** اللہ تعالیٰ نے مرد کو دوسری شادی کرنے کے لیے مشروط اجازت دی ہے کہ وہ نان و نفقہ رہائش اور بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کر سکتا ہو، اگر مرد کو علم ہے کہ وہ اس شرط کو پورا نہیں کر سکے گا تو اسے دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے بیویوں کے درمیان نان و نفقہ اور رہائش و لباس میں برابری اور عدل و انصاف سے کام لینا مسنون ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھی اپنی بیویوں کے درمیان نان و نفقہ اور تقسیم میں عدل و انصاف کرتے تھے۔ (مجموع الفتاویٰ: ج ۳۲ ص ۲۶۹)

قرآن کریم بھی بیویوں کے اخراجات کے متعلق ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”خوشحال آدمی اپنی خوش حالی کے مطابق نفقہ دے اور جسے رزق کم دیا گیا ہو وہ اس مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اسے مکلف نہیں کرتا، بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تنگ دستی کے بعد فراخی عطا فرمائے۔“ (الطلاق: ۸)

ان آیات و احادیث کی روشنی میں ہم نصیحت کرتے ہیں کہ اگر سالک اس غریب شخص کے فقر و تنگی پر صبر کر سکتی ہے تو ایسے شخص سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ وہ دیندار اور اچھے اخلاق و کردار کا مالک ہو، اللہ تعالیٰ نے شادی کرنے والے غریب شخص سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اسے غنی کر دے گا۔ (النور: ۳۲)

لیکن اگر سالک اس پر صبر نہیں کر سکے گی تو وہ اس سے شادی نہ کرے۔ جیسا کہ سیدہ فاطمہ بنت قیسؓ کو جب سیدنا معاویہؓ نے شادی کا پیغام دیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں شادی نہ کرنے کا مشورہ دیا کہ وہ تنگ دست ہے اور اس کے پاس مال بھی نہیں۔ (مسلم الطلاق: ۱۳۸)

بہر حال ایسے حالات میں ہمارے بیان کردہ حقائق کے پیش نظر خود فیصلہ کرے کہ وہ غریب مسلمان مرد سے شادی کرے یا نہ کرے جبکہ وہ پہلے سے شادی شدہ بھی ہے۔ واللہ اعلم!



# لا پرواہی اور امت پر اس کے اثرات!

جناب حافظ یوسف سراج

نظر ثانی

جناب محمد اجمل بھٹی/ جناب محمد عارف الیاس

سترج

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، دین کی مضبوطی کو تھامے رکھو، گناہوں سے بچے رہو کیونکہ گناہ پیچھے دھکیل دیتے ہیں، آگے نہیں بڑھنے دیتے، یہ انسان کو چھوٹا کرتے ہیں، عظیم نہیں ہونے دیتے، ذلت کی طرف لے جاتے ہیں، عزت کی طرف نہیں لے جاتے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ﴾ (الحج)

”جسے اللہ ذلیل و خوار کر دے اُسے پھر کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔“

اے مسلمانو! کمیاں اور کوتاہیاں انسان کا خاصا

ہیں، ہر ابنِ آدم غلطی کرتا ہے۔ تاہم غلطی کرنے والوں میں بہترین وہ ہے جو جلد توبہ کر لے۔ کمال تو صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لیے ہے۔ گناہوں سے حفاظت صرف انبیاء اور رسولوں کی گئی ہے۔

مسلمانوں کے حال پر گہری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم معاشرے کو اس وقت جسے دین و دنیا کے متعلق بہت سے عملی اقدامات کی ضرورت ہے، اسے اپنی ترجیحات پھر سے متعین کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اہم اور اہم ترین چیزوں کو، درست ترین اور محض درست چیزوں کو خلط ملط نہ کیا جائے۔ مسلم معاشرے کو اپنی قابلیت کا تخمینہ لگانے اور پھر موجود نعمتوں پر قناعت کا رویہ اختیار کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اسے یہ احساس ہونا چاہیے کہ اس معاشرے کا شمار عمومی طور پر مثبت نہ کہ منفی، سنجیدہ نہ کہ بے مقصد اور محنت کش نہ کہ لا پرواہ معاشروں میں کیا جا سکتا ہے۔

کوئی معاشرہ ایسے مقام تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ کسی ایسے خاص پیمانے پر یقین نہ رکھتا ہو کہ، جس کے ذریعے سے منفی اور مثبت اور کامیابی اور ناکامی کو مایا جاسکے۔ یہ معیار لا پرواہی ہونے یا نہ ہونے کے حوالے سے لوگوں کا رویہ ہے۔

جی ہاں! یہ لا پرواہی ہی ہے جو ناکامی اور نامرادی کا، پیچھے رہ جانے کا اور ہر شے کو بے وقعت سمجھنے کی طرف لے جانے کا ذریعہ ہے۔ لا پرواہی! کہ جو سوائے ان چند لوگوں کے جن پر اللہ نے رحم فرمایا ہے، ہر گھر پر طاری ہو چکی ہے، ہر دل میں دھڑکنے لگی ہے اور ہر معاشرے کو اس نے دیمک کی طرح چاٹ کھایا ہے۔

جی! اللہ کے بندو! لا پرواہی پسپائی اور ترقی کی

کوئی معاشرہ ایسے مقام تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ کسی ایسے خاص پیمانے پر یقین نہ رکھتا ہو کہ، جس کے ذریعے سے منفی اور مثبت اور کامیابی اور ناکامی کو مایا جاسکے۔ یہ معیار لا پرواہی ہونے یا نہ ہونے کے حوالے سے لوگوں کا رویہ ہے۔

بجائے تنزیل کا ذریعہ ہے۔ امت میں آج اتنی صلاحیت ہے کہ وہ اپنے جوانوں کے ذریعے نام نہاد تہذیبوں کا مقابلہ کر سکے اور اپنے محنت کشوں کے ہاتھوں اور داناؤں کی سوچ سے شان دار بین الاقوامی مستقبل ترتیب دے سکے، بشرطیکہ امت لا پرواہی سے جان چھڑالے۔

افسوس! بہت ہی افسوس ہے! ندامت! بہت ندامت ہے! کہ امت کے پاس فکر بھی ہو اور استطاعت بھی ہو اور اس کے باوجود وہ ہمت ہار بیٹھے اور اس میں لا پرواہی اور غفلت آ گئے اور اسے زندہ زمین میں گاڑ دے۔

اللہ کے بندو! لا پرواہی ایک ایسا منفی رویہ ہے کہ جس سے شاید ہی کوئی معاشرہ محفوظ رہا ہو۔ کسی معاشرے میں یہ عنصر کم پایا جاتا ہے تو کسی میں زیادہ۔ جس طرح یہ نا

ممکن ہے کہ امت ایسا کمال ڈھونڈے جس میں لا پرواہی کا عنصر بالکل نہ ہو، اسی طرح لا پرواہی میں اتنا پڑ جانا کہ سنجیدگی نظر ہی نہ آئے، یہ محرومی اور گھٹیا پن کی انتہا ہے۔ درست راہ یہی ہے کہ انسان مسلسل کوشش کرتا رہے۔ ایسی کوشش کہ جس میں نہ کمزور انسانی فطرت کو نظر انداز کیا جائے اور نہ لا پرواہی کو اتنا پھیلا دیا جائے کہ سمجھ اور سنجیدگی ڈھونڈے سے بھی ملنا دشوار ہو جائے۔

جہالت انسان کی طبیعت کا خاصا ہیں۔ فرمان الہی ہے:

﴿إِنَّكَ كَانْتَ ظَلُمًا جَهُولًا﴾ (الاحزاب)

”بے شک انسان بڑا ظالم اور جاہل ہے۔“

لا پرواہی میں یہ دونوں خصلتیں بیک وقت نظر آتی ہیں، کیونکہ لا پرواہی پر ظلم کرتا ہے اور لا پرواہی اس پر اثر انداز ہو جاتی ہے اور وہ اس کا مقابلہ نہیں کرتا۔ اسی طرح جہالت یہ ہے کہ لا پرواہی کے نتائج سے مکمل طور پر یا نتائج کی سنگینی سے بے خبر رہا جائے۔ دونوں خصلتیں

منفی اور قابلِ مذمت ہیں۔

اس رویہ کی بہترین عکاسی حدیث نبوی میں یوں ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”سب لوگ صبح صبح یوں نکلتے ہیں کہ ہر کوئی خود کو سچ ڈالتا ہے، کوئی تو اسے آزاد کر دیتا ہے اور کوئی خود کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔“ (مسلم)

خود کو نیچے والے سے مراد وہ شخص ہے جو محنت کشی سے کام کرتا ہے۔ خود کو ہلاک کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو لا پرواہ اور سست ہے اب خواہ وہ اپنے معاملے میں لا پرواہ ہو یا اپنے معاشرے کے معاملے میں۔ یعنی معاشرے کے عملی اور علمی معاملات لا پرواہ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ شخص اپنے معاملے میں بھی لا پرواہ ہو۔ اصل تو یہی مسئلہ ہے جس کا اس وقت امت کو حل

درکار ہے، اور یہی وجہ ہے کہ امت کے سوراخ رفو کرنے والے کیلئے سوراخ مزید کھلا ہوتا جاتا ہے۔

اللہ کے بندو! لا پرواہی کو ہمیشہ برا کہا گیا ہے۔ شرعی آیات و احادیث، عقلی دلائل، داناؤں کے اقوال اور شعرا کے دیوانوں میں غفلت و لا پرواہی کی مذمت کی گئی ہے کہیں اس کی مدح نہیں کی گئی، سوائے ست لوگوں کی ڈکشیروں میں، یا کامل بزدلوں کی لغات میں۔

لا پرواہی میں کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو دین کے معاملے میں تو لا پرواہی کرتے ہیں مگر دنیا کے معاملے میں بڑی محنت کرتے، کچھ ایسے ہیں جو دنیا کے معاملے میں لا پرواہی کرتے ہیں اور دین کے معاملے میں محنت ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو دونوں کے معاملے میں لا پرواہی ہیں اور یہی سب سے بڑھ کر گھانا پانے والے ہیں۔

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

”نوجوان کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز

لا پرواہی اور خود احتسابی سے پہلو تہی ہے۔ اسی طرح معاملات کو ان کے حال پر چھوڑ دینا، سہل اندام ہو جانا اور جہاں ہے جیسا ہے کا سا رویہ اپنا لینا بھی سخت

نقصان دہ ہے کیونکہ یہ انسان کیلئے ہلاکت خیز ہیں اور فریب خوردہ لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے۔

عام طور پر امت یا امت کے کسی فرد کی کسی بھی مصیبت اور ناکامی کے پیچھے لا پرواہی کا عمل دخل ہوتا ہے یا تو غفلت میں پڑی ہوتی ہے یا وہ جانتے بوجھے لا پرواہی کرتی ہے۔ مصیبتیں لا پرواہی کی وجہ سے ہی آتی ہیں۔ یا تو مصیبت آنے سے پہلے اس کے اسباب دور کرنے میں لا پرواہی ہوتی ہے یا کم از کم مصیبت کے بعد اس کے تدارک میں لا پرواہی برتی جاتی ہے۔

اللہ کے بندو! انسانی نفس جب آرام اور سکون کا عادی ہو جاتا ہے تو ہلاک کر دینے والی مصیبتیں اور آزمائشیں اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان مصائب و مشکلات کا اسیر ہو کے رہ جاتا ہے، پھر اس کی لا پرواہی میں اس کے پاکیزہ برتن میں غفلت کا کتا منہ مار جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس کو نہ کسی چیز کا ڈر رہتا ہے اور نہ کسی مصیبت کا خدشہ وہ کسی چیز کی پروا نہیں کرتا۔

شاعر نے کیا خوب کہا:

”اگر دیوار گرتے وقت گرد نہ اڑی تو پھر بعد میں

کہاں اڑے گی۔“

مطلب یہ کہ عین موقع پر اگر کسی چیز کا احساس نہیں ہو سکا تو بعد میں کیسے ہوگا؟

اللہ کے بندو! امت کے افراد کا فرض ہے، معاشروں کا، رہنماؤں کا، علما کا، والدین کا، اساتذہ اور دیگر افراد معاشرہ کا فرض ہے کہ لا پرواہی کی اس بڑھتی ہوئی بیماری کا حقیقی خطرہ سمجھیں، کیونکہ اغیار ہم سے آگے بڑھنے میں کامیاب ہوئے ہیں تو لا پرواہی چھوڑ کر، ہم دنیا و آخرت کے معاملے میں پیچھے رہ گئے ہیں تو لا پرواہی کا مقابلہ چھوڑنے کے باعث!

اگر امت لا پرواہی کے اس معاملے کو سمجھ لے تو وہ اپنے دوست اور دشمن کو پہچاننے میں کامیاب ہو جائے گی۔ کامیابی اور ناکامی کے راستے جان لے گی، کسی نام

**اللہ کے بندو! شرعی آیات و احادیث، عقلی دلائل، داناؤں کے اقوال اور شعرا کے دیوانوں میں غفلت و لا پرواہی کی مذمت کی گئی ہے کہیں اس کی مدح نہیں کی گئی، سوائے ست لوگوں کی ڈکشیروں میں، یا کامل بزدلوں کی لغات میں۔**

نہاد طاقت کو بڑا نہ سمجھے گی، ہر کالی چیز کو کوٹلا اور ہر چمکتی چیز کو سونا نہ سمجھے گی۔ ان شاء اللہ پھر امت دین و دنیا کے میدان میں اللہ کی عطا کردہ رہنمائی کے عین مطابق دوڑنے لگے گی۔

ایسی امت کو زب دیتا ہے کہ وہ طاقتور ہو، ناتواں نہ ہو، بننے والی نہ ہو بنانے والی ہو، کہے تو کر گزرے، جب کر گزرنے کی ٹھان لے تو صلاحیت کے ساتھ ساتھ اللہ کی توفیق بھی اس کے ہمراہ ہو جائے۔

شاعر نے کیا خوب کہا:

”کامیابی کے منتظر ہو، اور ہمت تم میں موجود نہیں،

آہ! اس کے باوجود تم امیدیں لگائے بیٹھے ہو!“

رک جا اور امیدیں کم کر کہ اتنی تم میں ہمت نہیں، تجھے لا پرواہی کے علاوہ کسی اور دشمن کی ضرورت نہیں۔

اللہ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْكُمْ فَاغْبُوهَا فَمَا تَعْلَمُونَ إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَذُرُوءُ النَّبِيِّ

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٥٠﴾ (الجمعة)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب نماز جمعہ کے دن پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔“

### دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ۔ خوب جان لو کہ ایسی غفلت، لا پرواہی اور کوتاہی کہ جس سے نیک اعمال ضائع ہو جائیں اور امت کا نقصان ہو، ایسی غفلت نیکی کا اہتمام کرنے والے مومنوں کی صفات نہیں، کیونکہ صالح امور کا اہتمام کرنے والا مومن بخوبی جانتا ہے کہ دینی اور دنیاوی مصالح کو ضائع کرنے پر اس کا محاسبہ ہوگا، خواہ یہ ضیاع پورا معاشرہ کرے، کوئی ادارہ کرے یا کوئی فرد بہر حال ہر کسی کا محاسبہ ہوگا۔ اس حکم میں سبھی برابر ہیں، کیونکہ

عزیمت و ثبات، غفلت و کوتاہی کو اسی طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

اے اللہ کے بندو! اعزم و ثبات ہی کے ذریعے سے انسان مصنوعی کمال کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔ خود کو کامل سمجھنے والے اس دھوکے کا شکار ہوتے ہیں کہ انہیں اصلاح اور تصحیح کی کوئی ضرورت نہیں۔

عزیمت و ثبات ہی میں سے اہم ترین امور اور اہم امور میں فرق کیا جاسکتا ہے، مزید برآں افضل اور غیر افضل امور میں بھی فرق کیا جاسکتا ہے۔

عزیمت و ثبات ہی سے آج کا کام کل پر چھوڑنے کی بری عادت پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جو لوگ اس بری عادت کے عادی ہو چکے ہیں انہوں نے اپنا شعار ہی یہ بنا لیا ہے کہ ”جو کام تم پر سوں کر سکتے ہو اسے کل مت کرو۔“ جبکہ شریعت اسلامیہ تحقیق و جستجو اور محنت و کوشش کے وجوب پر دلالت کرنے والی نصوص سے بھری ہوئی



# عصر حاضر کے جدید مسائل کا حل

تحریر: جناب پروفیسر عبدالرؤف ظفر

ان آیات کے حوالے سے انسانی آبادی میں اضافہ اس وقت باعث تشویش ہوگا جب لوگ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے تقدیر کے منتظر ہوں گے ورنہ وسائل بہت زیادہ موجود ہیں۔

## ناخواندگی اور جہالت:

جہالت کا خاتمہ اور تعلیم کا فروغ عصر حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے، کیونکہ عالم اسلام سائنسی میدان اور تعلیم کی دنیا میں اقوام عالم سے بہت پیچھے ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں ہم علم کی روشنی میں ناخواندگی کو کیسے تبدیل کریں؟ تاکہ ہم بھی مغربی اقوام کی طرح ترقی کی منازل طے کر سکیں؟ پہلی وجہ کے الفاظ سے ہی علم کی اہمیت کا پتا چلتا ہے پھر سورہ قلم میں اللہ تعالیٰ نے قلم اور لکھنے کی قسم کھائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فروغ تعلیم کے متعلق ارشاد فرمایا:

[طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ]

”طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (ابن ماجہ)

نبی اکرم ﷺ کا طلب علم کا انداز قرآن نے یوں بیان کیا ہے:

﴿قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طہ)

”کہہ دیجئے اے میرے رب! مجھے زیادہ علم عنایت فرما۔“

اہل علم کو اللہ کے ہاں زیادہ عزت دے کر اہل علم کی برتری کا اظہار قرآن میں اس طرح ہے:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: 9)

”کہہ دیجئے کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟“

علم سے ہی اللہ کے قانون اور ضابطے کی صحیح پہچان ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: 28)

”اللہ سے اس کے بندے علماء ہی ڈرتے ہیں۔“

حدیث نبوی ﷺ ہے:

[خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ] (بخاری)

”آپ میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[وَأِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا] (ابن ماجہ)

مکافی کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ۲۰۳۰ء تک شہری اور دیہی آبادی میں تناسب بالکل بدل جائے گا۔ سیرت طیبہ میں جب ہم آبادی کے مسئلہ کا حل دیکھتے ہیں تو یہ سبق ملتا ہے کہ اولاد کو اس اندیشہ سے قتل نہ کیا جائے کہ وہ رزق میں حصہ دار بن جائیں گے۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِنْ هُمْ لَا يَحْيُوا﴾

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيراً﴾ (بنی اسرائیل)

”اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ان کو بھی اور آپ کو بھی رزق دیتے ہیں۔ ان کا قتل بہت کبیرہ گناہ ہے۔“

اسلام آبادی میں اضافہ کا حقیقی حل اضافہ پیداوار کی شکل میں تجویز کرتا ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَاشٍ﴾ (الاعراف: 10)

”ہم نے تم کو زمین میں قدرت دی اور اس میں تمہارے لیے وسائل معیشت بنائے۔“

مخلوق انسانی رحمت ہے اگر انہیں صحیح سمت لگایا جائے تو آبادی کا اضافہ کوئی مسئلہ نہیں بلکہ ”Man Power“ کے طور پر انسانی ترقی کے لیے نفع بخش ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں زمین ہی انسان کا مسکن ہے۔

ارشاد باری ہے:

﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ﴾

”آپ کے لیے زمین میں ٹھہرنا اور کچھ وقت کے لیے فائدہ اٹھانا ہے۔“ (البقرہ)

اور رزق میا کرنا اللہ کے ذمے ہے۔

﴿وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَاشٍ﴾ (الاعراف: 10)

”ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کی معیشت کو تقسیم کر دیا ہے۔“

آج کا انسان بے شمار مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ یہ مسائل معاشی، سیاسی اور اخلاقی بھی ہیں۔ کہیں انفرادی مسائل ہیں تو کہیں اجتماعی، قومی بھی اور بین الاقوامی بھی۔ آخر ان مسائل کا کوئی حل بھی ہے؟ یقیناً عصر جدید کے ان تمام مسائل کا حل سیرت طیبہ میں موجود ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت مقدسہ ایک مکمل دستور حیات ہے۔ اسی لیے فرمایا گیا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

”تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“ (الاحزاب: 21)

اس دستور حیات میں عصر حاضر کے طور اطوار کی اصلاح موجود ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور کا انسان ستاروں پر کند اور چاند پر اپنا قدم جمانے کے باوجود گونا گوں مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ معاشی اور معاشرتی مسائل میں بڑھتی ہوئی آبادی غربت، ناخواندگی و جہالت، بیروزگاری، بیماری، مہنگائی، معاشی بدحالی اور معاشی نامواریاں قابل ذکر ہیں۔ طبقاتی کشمکش، نسلی امتیاز، آزادی نسواں کا مسئلہ، عالمی نظام میں شکست و ریخت کا عمل، منکحات کا استعمال، شراب نوشی، لا قانونیت، ناجائز ذرائع سے دولت کمانے کا جنون، مذہب سے دوری و معاشرتی بے راہ روی، الحاد و دہریت، معاشرتی بدحالی و بد امنی، بین الاقوامی بد نظمی، بے حیائی اور مغرب کی اندھی تقلید قابل توجہ مسائل ہیں۔ جن میں سے چند مسائل کو زیر بحث لایا جائے گا۔

## آبادی میں اضافہ:

جدید دور کا سب سے اہم مسئلہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے جو پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کی سماجی اقتصادی اور عوامی فلاح و بہبود میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔ تیسری دنیا میں اب اس اضافہ کی شرح تین فیصد سالانہ ہے جس کی وجہ سے ہر سال تقریباً ۷۵ ملین افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ روزگار اور بہتر معیار زندگی کے لیے شہروں کی طرف نقل

”مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہؓ کے گھر میں دار ارقم اور شعب ابی طالب میں بھی یہ سلسلہ قائم رکھا۔ مکہ سے عقبہ ثانیہ کے بورسیدنا مصعب بن عمیر کو معلم بنا کر روانہ فرمایا کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ مدینہ میں مسجد نبوی کے اندر صفہ کی درسگاہ تھی۔

### جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام:

عصر جدید کا ایک اہم مسئلہ جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام ہے۔ یہ طبقہ سیاست اور ملکی وسائل پر قابض ہے۔ غریب محنت کش اور مزدور پیٹ بھر کر روٹی کے لیے بھی محتاج ہے۔ اس سرمایہ دارانہ نظام اور جاگیردارانہ نظام نے تمام دنیا کو شیعے میں قابو کر رکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جس فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی اس میں سرمایہ داری کی کوئی گنجائش نہیں۔ ارشاد بانی ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبة: 103)

”ان کے اموال سے زکوٰۃ لیں۔“

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم ہے کہ امراء سے جبراً زکوٰۃ وصول کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے کسب حلال کا حکم دیا۔ سود کی ممانعت فرمائی۔ جوئے اور سٹے کو حرام قرار دیا۔ ذخیرہ اندوزی، ٹاپ تول میں کئی ناجائز منافع خوری کو حرام قرار دیا۔ رزق حلال کمانے کی ترغیب قرآن نے یوں دی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ (البقرة: 168)

”اے لوگو! زمین میں جو حلال و پاکیزہ ہے اسی

سے کھاؤ اور شیطان کے نشانات کے پیچھے نہ چلو وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔“

اور وہ تمام راستے اسلام نے بند کر دیے ہیں جو ناجائز ذرائع آمدن ہیں ارشاد بانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ مَظْهَرًا ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَنْفُسَ ۖ تَكُونُوا مَرْغُوبًا ۚ﴾

”اے ایمان والو! کئی گنا کر کے سود نہ کھاؤ اللہ

سے ڈرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“ (ال عمران)

### غربت:

عصر جدید کا ایک سنگین مسئلہ غربت بھی ہے جس کی

بنیادی وجہ یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک نے تجارتی اور اقتصادی میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے جس کی وجہ سے پسماندہ ممالک اقتصادی طور پر کمزور ہو گئے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک نہ تو پسماندہ ممالک کی اشیاء خریدتے ہیں اور نہ دلی طور پر ان کی معاشی ترقی چاہتے ہیں۔ اقتصادی و سودی نظام کی پابندیوں سے ان کی معاشی حالت مزید خراب ہوتی جا رہی ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک آپس میں ہی تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ نے ایک فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی۔ زکوٰۃ صدقات کے نظام کے ذریعے سے غربت کا خاتمہ کیا گیا اور معاشی طور پر ایک دوسرے کی مدد کو رواداری اور اخوت کا نام دیا۔ اللہ نے امراء سے زکوٰۃ وصول کرنے کا نبی ﷺ کو حکم دیا:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبة: 103)

”ان کے اموال سے زکوٰۃ لیں۔“

سود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے کیونکہ غربت کی ایک وجہ سودی لین دین بھی ہے اسی لیے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ فَإِن لَّمْ تَقْعَلُوا فَاذْنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (البقرة)

”اے ایمان والو! خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو! اگر واقعی تم ایمان لائے ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف

سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿الرَّبَا سَبْعُونَ حُوتًا، أُنْسِرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ﴾ (ابن ماجہ)

”سود کی ۷۰ سے زائد اقسام ہیں کم ترین یہ ہے

کہ انسان اپنی ماں سے نکاح کرے۔“

رسول اللہ ﷺ نے جب سود کو ختم کرنے کا اعلان فرمایا تو ساتھ ہی فرمایا:

”میں سب سے پہلے اپنے چچا عباسؓ کا سود

معاف کرتا ہوں۔“ (خطبہ حجۃ الوداع: ۹۷)

حضور ﷺ نے فرمایا:

[اَفْسِمُ الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ، عَلَى

كِتَابِ اللَّهِ.] (ابوداؤد)

”اہل فرائض میں کتاب اللہ کے مطابق مال تقسیم کرو۔“

اسلامی معاشرے میں گردش دولت کو ہی معاشرتی

زندگی قرار دیا ہے۔

﴿لَا يَكُونُ دَوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ﴾

”تمہاری دولت صرف غنی لوگوں میں ہی گردش نہ

کرتی رہے۔“ (الحشر: 7)

اسی طرح اہل ایمان کی نشانی بتائی کہ وہ اپنی

ضرورت پر بھی ترجیح دیتے ہیں:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر)

”وہ اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو خود

ضرورت ہو۔ جو اپنے نفس کی بخلی سے بچ گیا تو

یہی لوگ کامیاب ہیں۔“

﴿وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا

الَّذِينَ فَضَّلُوا بَرَاءً مِّن رِّزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ

أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِعَنَمَةٍ أَفْبِئْسَمَا

يَجْعَلُونَ﴾ (النحل)

”وہ ذات جس نے تم میں سے بعض کو بعض پر

رزق میں فضیلت دی وہ لوگ جو فضیلت دیے گئے

کہ وہ اپنا رزق اپنے غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ

برابر ہو جائیں گے۔ کیا وہ اللہ کی نعمتوں کا انکار

### آزادی نسواں:

موجودہ تہذیب کا ایک نعرہ عورت کی آزادی

مساوات اور ترقی کا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ

اسلام نے عورت کے ان پہلوؤں کو نظر انداز کر کے اس

کے ساتھ زیادتی کی ہے اور مغرب میں مساوات مرد و زن

اور ترقی نسواں کے فریب میں عورت کو گرفتار کر کے اسے

زندگی کے ہر میدان میں مردوں کے برابر بلکہ ان سے بھی

آگے نکال دیا ہے۔ اب وہ صرف نائٹ کلبوں کی زینت

ہی نہیں بلکہ مردوں کی ہوس کا سامان بننے کے لیے پرسنل

سیکرٹری، ٹائپسٹ کے قدرے شانستہ روپ سے بڑھ کر

ایئر ہوسٹس اور فوٹو گرافر تک نظر آتی ہیں۔ اشتہار بازی

کے لیے بھی عورت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے معاشرے میں سکون کی بجائے ذہنی پریشانی اور نفرت کا دور دورہ ہے۔ حالانکہ اسلام نے بحیثیت انسان مرد و عورت کو برابر قرار دیا ہے۔ عقائد کے لحاظ سے بھی دونوں میں مساوات ہے، نیکی اور بدی کے بدلے کے لحاظ سے دونوں یکساں ہیں۔ جرائم کی سزا کے لحاظ سے بھی دونوں میں مساوات ہے۔ ملکیت رکھنے کے لحاظ سے بھی ہر ایک کو اپنی ملکیت میں تصرف کی اجازت ہے۔ اسلام مرد و عورت میں فطری صلاحیتوں اور جسمانی ساخت کی وجہ سے ذمہ داریوں کے لحاظ سے فرق سمجھتا ہے۔ گھر کے باہر کے تمام کام مرد کے ذمہ ہیں۔ نسل کی پرورش عورت کی ذمہ داری ہے۔ گھر کے اندرونی معاملات کی عورت ذمہ دار ہے۔ جہاں تک عورت کی آزادی کا تعلق ہے تو پیغمبر ﷺ کے زمانہ میں بھی عورت کو اپنی بات کہنے کی آزادی تھی۔ چنانچہ قرآن کریم نے سیدہ خولہ بنت ثعلبہ کے واقعہ کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ ارشاد بانی ہے:

﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُزَكُمَا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ﴾ (المجادلة)

”اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے معاملے میں تم سے ٹکرا کر رہی ہے اور اللہ سے فریاد کیے جاتی ہے، اللہ تم دونوں کی گفتگوں رہا ہے وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“

حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا حاضر خدمت ہوئیں اور مندرجہ ذیل تقریر کی:

”رسول خدا ﷺ پر میرے ماں باپ قربان! میں مسلمان عورتوں کی طرف سے یہ پیغام لے کر آئی ہوں کہ اللہ نے آپ ﷺ کو مرد و زن کی ہدایت کے لیے بھیجا، ہم سب آپ ﷺ کے متبع ہیں اور آپ ﷺ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر ہم میں اور مردوں میں بڑا فرق ہے۔ ہم گھروں میں محصور ہیں، ہم آپ لوگوں کی اولاد کو پالتی ہیں اور تم لوگ مرد ہو، نماز جمعہ اور نماز جنازہ میں شرکت کرتے ہو۔ حج کرتے ہو اور سب سے زیادہ یہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہو۔ ہم ان تمام

معاملات میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہیں۔ ہم تمہارے مال کی حفاظت کرتی ہیں، لباس کے لیے چرخہ کاٹی ہیں تو کیا ہم اجر و ثواب میں تمہارے ساتھ شریک نہ ہوں گی؟“

ان کی تقریر سن کر حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

”کیا تم لوگوں نے مذہب کے بارے میں کبھی کسی عورت سے ایسی گفتگو سنی ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں تو کبھی اس بات کا خیال تک نہ آیا کہ کوئی عورت ایسا سوال کر سکتی ہے! حضور ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی رضا مندی، فرمانبرداری اور موافقت کرتی ہے اور زوجیت کے فرائض ادا کرتی ہے تو اسے بھی مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔“

### مذہبی تعصب، بد امنی اور بین الاقوامی بد نظمی:

بعثت نبوی ﷺ کے وقت امن عالم کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اس وقت کی دو متمدن سلطنتیں، روم اور فارس آپس میں برسر پیکار تھیں۔ بڑی طاقتوں کی خانہ جنگی کی وجہ سے پورا عالمی امن تباہ تھا۔ دولت چند ہاتھوں میں مرکز تھی۔ معاشرہ میں طبقاتی کشمکش تھی۔ مختلف مذاہب کے پیروکار مذہبی تعصب اور فرقہ پرستی کے رجحانات رکھتے تھے۔ ہر طرف پریشانی کا عالم تھا۔ قرآن مجید نے اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ

أَيُّدِي النَّاسِ﴾ (الروم: 41)

”خشکی و تری میں فساد لوگوں کے (برے) اعمال کی وجہ سے ہے۔“

چنانچہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے رحمتہ للعالمین ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ارشاد فرمایا:

”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی، اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طلب گار ہیں، سلامتی کے راستوں کی ہدایت کرتا اور اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔“ (المائدہ: ۱۵، ۱۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کے ذریعے مذہبی تعصب کو ختم کرنے کے لیے توحید کی دعوت دی جو کہ تمام

انبیاء ﷺ کی مشترکہ دعوت تھی، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعٰلَوْٓا۟ اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نَشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَخْذَ بَعْضُنَا۟ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِۚ فَاَنۡ تَوَكَّلُوْا۟ فَقُوْا۟ اِلَیْہٖۤ اَیُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ۝۶۰﴾

”اے الہامی کتاب کو ماننے والو! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے، ہم اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پوجیں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم خدا کو چھوڑ کر اپنے ہی میں سے کسی کو رب نہ بنالیں۔ اگر یہ لوگ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو اس پر سر تسلیم خم کر چکے۔“ (ال عمران: 64)

اسی طرح پیغمبر ﷺ نے دیگر تمام معاملات جن کے اندر اختلاف اور برتری کا جذبہ تھا اس کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی، چنانچہ یہ ارشاد ہوا:

﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَاۡئِلَ لِتَعَارَفُوْٓا۟ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰیكُمْ﴾ (الحجرات: 13)

”اے انسانو! ہم نے تمہیں ایک مرد، ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں محض اس لیے بانٹا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو ورنہ خدا کے نزدیک تم میں سب سے معزز تو وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار اور خدا ترس ہو۔“

### دہشت گردی:

بل ازل اسلام عرب کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ بات بات پر جھگڑا، نا انصافی، قتل و غارتگری، قاتل و قاتل اور نسلی تفاخر، جھگڑوں کو مستقل جنگوں کی شکل میں تبدیل کر دیتے تھے۔ اس کے علاوہ ان میں ثار کا عقیدہ رائج ہو چکا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جب تک مقتول کے خون کا بدلہ نہ لیا جاتا تو اس کی روح پرندے کی شکل اختیار کر کے مسلسل چیخ و پکار کرتی رہتی کہ ”میں پیاسی ہوں، اور یہ پیاس صرف قاتل یا اس کے قبیلے کے کسی فرد کا خون بہانے سے ہی بجھ سکتی ہے۔ اسی عقیدے کے تحت اگر قبائل میں جنگ چھڑ جاتی تو بعض اوقات صدیوں تک جاری رہتی تھی۔ دنیا سے فتنہ و فساد ختم کر کے اللہ کا دین قائم کرنے کی ذمہ داری ہی حقیقتاً وہ مقصد تھا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف



## بَیِّنَات

لا پرواہی اور امت پر اس کے اثرات

ہے۔ کوتاہی، غفلت اور لا پرواہی سے منع کرنے والی  
نصوص بکثرت موجود ہیں۔

افراد کی سطح پر اصلاح کیلئے رسول اللہ ﷺ کا یہ  
جامع فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن  
کی نسبت بہتر اور زیادہ محبوب ہے اور دونوں  
میں خیر ہیں۔ نفع مند چیز کی طرف متوجہ ہو جاؤ،  
اللہ کی مدد لو اور سستی مت دکھاؤ اور اگر تیرا کچھ  
نقصان ہو جائے تو یہ مت کہو: ”اگر میں ایسے  
ایسے کر لیتا تو مجھے یہ حاصل ہو جاتا، اس کے  
بجائے یوں کہو: ”جو اللہ کو منظور تھا وہی ہوا، وہ  
جو چاہتا ہے کرتا ہے، کیونکہ ”اگر مگر“ سے شیطانی  
راہ کھلتی ہے۔“ (مسلم)

امت کے اجتماعی معاملات کی درستی کیلئے رسول  
اکرم ﷺ کا یہ فرمان بہت جامع ہے۔ ”تم میں سے ہر  
شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے  
بارے میں سوال ہوگا۔ حاکم وقت ذمہ دار ہے اور اس  
سے اس کے عوام کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ گھر کا  
سربراہ اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے ان کے  
بارے میں پوچھا جائے گا۔ بیوی اپنے خاوند کے گھر کی  
ذمہ دار ہے۔ اس سے اس بارے میں سوال ہوگا۔  
خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے، اس سے مال  
کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بیٹا اپنے والد کے مال کا  
محافظ ہے اس سے اس بارے میں پوچھا جائیگا اور تم  
سب ہی ذمہ دار ہو ہر کسی سے اس کی رعایا کے متعلق  
پوچھا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

اے اللہ! ارحم الراحمین اپنی رحمت سے غزودہ  
مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ دکھی مسلمانوں کے دکھ دور  
فرما۔ مقروض لوگوں کے قرض کی ادائیگی کا بندوبست فرما۔  
اے اللہ! ہمارے مسلمانوں کے بیماروں کو تندرست فرما۔  
اے اللہ! ہمیں ہمارے وطنوں میں امن دے  
دے، ہمارے ائمہ اور حکمرانوں کی اصلاح فرما۔ اے  
رب العالمین! ہمارے حکمرانوں کو اپنا خوف عطا فرما، اپنی  
رضا کے تابع فرما۔

دی گئی اور یوں امت نے شراب کو خیر باد کہا۔

تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے  
کہ شراب نے ہمیشہ ہی انسانیت کو نقصان پہنچایا۔ رسول  
اللہ ﷺ نے دور جاہلیت میں بھی اس ”ام الخبائث“ کو کبھی  
ہاتھ نہ لگایا، اب بھی رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے  
مطابق اس سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔

## کفر و الجاد:

عرب جاہلیت کی معاشرتی و سیاسی روایات سے  
متعلق اسلام نے کیا طرز عمل اختیار کیا اس رجحان و رویہ کا  
اندازہ لگانے کے لیے احادیث طیبہ بنیادی اہمیت رکھتی  
ہیں۔ اس ضمن میں آپ ﷺ کی احادیث طیبہ کا بغور  
جائزہ لیں تو دونوں طرح کا طرز عمل سامنے آتا ہے۔ یعنی  
بعض چیزوں کو بالکل مسترد کر دیا گیا اور اس معاشرے میں  
جو خیر کے پہلو تھے ان کو قبول کرنے میں کوئی تاثر نہیں کیا،  
بلکہ وہ اشخاص جو زمانہ جاہلیت میں عزت و احترام رکھتے  
تھے اسلام لائے اور آنحضرت ﷺ نے انہیں اسی قدر  
ومنزلت سے سرفراز فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[خَيْرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرُهُمْ فِي  
الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقَّهُوا] (البخاری)  
رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

[يعمل في الإسلام بفضائل الجاهلية] (مسند احمد)  
”دور جاہلیت میں جو اخلاقی فضائل موجود تھے  
دور اسلام میں بھی ان پر عمل جاری رہے گا۔“

جو چیزیں بری تھیں ان کو آپ ﷺ نے ختم فرما  
دیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ  
” (زمانہ) جاہلیت میں نکاح چار قسم کا ہوتا تھا  
لیکن جب محمد ﷺ حق کے ساتھ بھیجے گئے تو آپ  
نے آج کل کے نکاح کے علاوہ جاہلیت کے  
زمانے کے تمام نکاحوں کو ختم کر دیا۔“

اسلام کے مخاطبین صرف عرب لوگ نہ تھے بلکہ وہ  
تمام نسل انسانی کو مخاطب کرتا ہے۔ وہ جغرافیائی حدود سے  
بالا تر ہے۔ اسی طرح پیغمبر اسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمام  
جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الذیہ)

ان تمام حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ کی سیرت مطہرہ کا مطالعہ اور اس پر عمل انفرادی  
اور اجتماعی زندگی کی اصلاح کا باعث ہے اور دنیا کے تمام  
مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔

ادوار میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ جب رسول اللہ ﷺ  
مبعوث ہوئے تو دنیا ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے  
اس عالمی وحشت گردی کو بڑے منظم انداز میں کنٹرول کیا۔ بسا  
اوقات ایسے اقدامات اٹھائے جس میں بظاہر تو اپنا نقصان معلوم  
ہوتا تھا لیکن اس کے نتائج بڑے اچھے انداز میں ظاہر ہوئے۔

## شراب نوشی:

شراب کا عرب میں اس قدر رواج تھا کہ ہر مرد  
اس میں مبتلا رہتا تھا اور بچے اور عورتیں شراب پلانے پر  
مامور ہوتے، شراب خانے ممتاز مقامات پر سارا وقت  
کھلے رہتے اور نشان کے لیے وہاں جھنڈے اڑتے رہتے  
تھے۔ شراب کی حرمت جس تدریج سے نازل ہوئی اسی  
سے اندازہ ہوگا کہ تمام ملک کس قدر اس میں مبتلا تھا اور  
جب تک کنایہ اور اشارہ سے گذر کر صاف صاف ممانعت  
نہیں کر دی گئی لوگ سمجھ ہی نہ سکے۔ سورہ بقرہ میں ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ  
كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۚ﴾ (البقرہ: 219)

”وہ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے  
ہیں کیسے کہ ان دونوں کاموں میں بڑا گناہ ہے  
اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں۔“

ایک دفعہ صحابی نماز میں لاسمت کرتے ہوئے الفاظ غلط  
پڑھ گئے تو سورہ نساء میں نشے کی حالت میں نماز کی ممانعت کی گئی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَ أَنْتُمْ  
سُكَرَىٰ﴾ (النساء: 43)

”نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ آؤ۔“

اس بناء پر اذان کے ساتھ ساتھ منادی کر دی جاتی  
کہ شراب کی حالت میں کوئی نماز میں شرکت نہ کرے، پھر  
بھی لوگوں نے شراب پینے سے ہاتھ نہ کھینچا اور نماز کے بعد  
شراب پیتے رہے پھر یہ ہوا کہ چند انصار اور مہاجرین میں  
شراب کی حالت میں معمولی سی جھڑپ سے سخت لڑائی شروع  
ہو گئی اس کے بعد سورہ مائدہ میں شراب نوشی حرام کر دی گئی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ  
الْأَنصَابُ وَ الْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ  
فاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدہ)

”اے ایمان والو! یہ شراب، جو، آستانے اور  
پانے سب گندے شیطانی کام ہیں لہذا ان سے  
بچتے رہو تا کہ تم فلاح پا سکو۔“

نوراً لوگوں نے اپنے پیالے اور شراب کے برتن  
توڑ ڈالے اور شراب مدینہ کی گلیوں میں پانی کی طرح بہا

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

رضی اللہ عنہ

بن حارثہ

سیدنا زید

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

عکاظ کے بازار سے کچھ غلام خرید لایا ہوں آپ ان میں سے جس کو پسند کر لیں وہ آپ کے لیے میری طرف سے تحفہ ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان نو عمر بچوں کی طرف دیکھا تو سیدنا زید بن حارثہ کو پسند کر لیا۔ کیونکہ اس کم سنی ہی میں اس کے چہرے سے ذہانت و فطانت نکلتی تھی۔ تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی کائنات کے امام حضرت محمد ﷺ سے ہو گئی۔ اب انہوں نے اپنے شوہر نامدار ﷺ کو تحفظ دینا چاہا تو اپنے پسندیدہ غلام زید بن حارثہ کو بطور تحفہ ان کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا۔

اب زید بن حارثہ کائنات کے سب سے بڑے انسان کی تربیت میں تھا وہ ان کا غلام تھا مگر آقا و غلام والا روایتی رشتہ ہرگز نہ تھا۔ آقا بے حد شفقت اور محبت کرنے والے تھے۔ انہوں نے زید سے اتنا کریمانہ سلوک کیا کہ گویا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”زید بن حارثہ میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہیں۔“ (بخاری: ۳۹۱۴)

وہ گھر ہی کا ایک فرد ہے۔ جسے محمدی اخلاق سے مستفید ہونے کا تجربہ ہو جائے اس کی خوش قسمتی کے کیا کہنے! ادھر زید کی والدہ کا صدمے سے برا حال تھا۔ اسے اپنا بیٹا بھلا کیسے بھول سکتا تھا۔ زید کا والد حارثہ بھی مرد ہونے کے باوجود اپنے بیٹے کے لیے بہت بے قرار تھا اس نے تمام علاقوں میں زید کی گمشدگی کی خبر پہنچا دی تھی تاکہ کہیں سے اسے اپنے بیٹے کی اطلاع مل جائے۔ اس نے معقول رقم کا بندوبست بھی کر رکھا تھا تاکہ جس شخص کے پاس بھی اس کا بیٹا موجود ہو وہ اسے فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لائے۔ بیٹے کی محبت میں اس نے اشعار بھی کہے جن میں اس نے اپنے بیٹے کی جدائی میں مسلسل رونے کا ذکر کیا۔ اپنی بے بسی کا اظہار کیا اور بڑی

زمانہ جاہلیت کی بات ہے بنو منیہ کی ایک عورت سعدی بنت ثعلبہ اپنے آٹھ سالہ بیٹے زید کے ساتھ اپنے میکے آئی ہوئی تھی کہ اچانک ان کی بستی پر ان کے حریف قبیلہ بنو قین بن جسر نے شب خون مارا۔ حملہ اتنا اچانک تھا کہ بستی والوں کو سنبھلنے کا موقع بھی نہ ملا اور دیکھتے ہی دیکھتے بنو قین کے نوجوانوں نے بستی کا مال لوٹنا شروع کر دیا اور جو کچھ ان کے ہاتھ لگا انہوں نے اٹھا لیا۔ سامان لوٹا جانوروں کو ہانکا ساتھ ہی انہوں نے بچوں اور عورتوں کو بھی غلام بنا کر اپنی حراست میں لیا اور وہاں سے بھاگ گئے۔

جن بچوں کو وہ غلام بنانے میں کامیاب ہوئے ان میں ایک آٹھ سالہ بچہ زید بن حارثہ بھی تھا۔ اس نو عمر لڑکے کا تعلق عرب کے مشہور قبیلہ بنو کعب سے تھا۔ سعدی خالی ہوا۔ باپ کا بیٹے کی جدائی میں برا حال ہو گیا۔ اس کے خاندان نے مختلف ذرائع سے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ

ان کا بیٹا کہاں ہے مگر ان کو زید کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

طائف عرب کا معروف شہر ہے وہاں عکاظ کے بازار میں ہر سال ایک بڑا میلہ لگتا تھا۔ دیگر اشیائے تجارت کے ساتھ ساتھ غلاموں کی منڈی بھی لگتی۔ دور دور سے شعراء بھی آتے اپنے اشعار سناتے اور لوگوں سے داد پاتے تھے۔ مکہ وہاں سے زیادہ دور نہ تھا اس لیے مکہ کے بڑے بڑے رئیس بھی اس میلے میں شرکت کرتے تھے اور واپسی پر اپنی من پسند اشیاء خرید کر لے جاتے تھے۔ قریش کا ایک معزز رئیس حکیم بن حزام بھی ایک مرتبہ عکاظ کے میلے میں شریک تھا۔ بازار میں فروخت ہونے والے غلاموں میں زید بن حارثہ بھی تھا۔ حکیم بن حزام نے زید سمیت کئی غلام خرید لیے۔ وہ مکہ واپسی پر اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد سے ملنے آئے اور ان سے کہا کہ میں

حسرت سے کہا کہ کاش! مجھے میرے نخت جگر کا پتا چل جائے تو میں اسے فوراً چھڑا دوں۔

مکہ مکرمہ میں ہر سال عرب کے کونے کونے سے لوگ حج کے لیے آتے تھے۔ ایک مرتبہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی قوم کے کچھ لوگ حج کرنے آئے تو بیت اللہ کے طواف کے دوران اچانک ان کی نگاہیں زید پر پڑیں۔ انہوں نے زید کو پہچان لیا اور زید نے بھی انہیں پہچان لیا۔ آپس میں باتیں ہوئی۔ خیر خیریت پوچھی جملہ حالات دریافت کیے۔ پھر وہ لوگ حج کے بعد اپنے وطن واپس چلے گئے۔ انہوں نے جاتے ہی حارثہ کو بتایا کہ تمہارا بیٹا مکہ میں ہے اور بخیر و عافیت زندگی بسر کر رہا ہے۔ حارثہ کی نیند اڑ گئی۔ اس نے فوراً اپنے بھائی کعب کو ساتھ لیا اور ایک معقول رقم لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ مکہ پہنچ کر وہ فوراً حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے آل عبدالمطلب! تم لوگ بیت اللہ کے ہمسائے ہو۔ تمہارے اخلاق بلند ہیں۔ تمہارے کردار کا پورا جزیرہ عرب معترف ہے۔ تم کریم لوگ جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہو۔ اگر کوئی سائل تمہارے دروازے پر آ جائے تو اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ ہم آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے کی رہائی کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ فدیہ کی رقم ہمارے پاس موجود ہے ہم پر احسان فرمائیے اور ہمارے بیٹے کو ہمارے حوالے کر دیجیے۔

محمد ﷺ نے ان سے پوچھا: تم کون سے بیٹے کی بات کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم زید بن حارثہ کی بات کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم فدیہ کی بات کرتے ہو میں تم سے اس سے بھی زیادہ بہتری کی بات کہتا ہوں۔ حارثہ اور اس کا بھائی کعب کہنے لگے: ارشاد فرمائیے! آپ کیا تجویز دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹے کو اختیار دے دو کہ وہ جسے چاہے پسند کر لے۔ اگر اس نے تمہارے ساتھ جانا پسند کیا تو پھر مجھے تمہارے مال کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر اس نے میرے ہی پاس رہنا پسند کر لیا تو پھر میں اسے (اس کی مرضی کے خلاف زبردستی) تمہارے حوالے نہیں کر سکتا۔ وہ دونوں یک زبان ہو کر بولے: آپ نے تو یہ انصاف سے بھی بڑھ کر (نہایت کریمانہ) بات کی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا۔ وہ آگئے تو ان سے پوچھا: ”زید! کیا تم جانتے ہو یہ دونوں

کون ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ میرے والد حارث بن شریل ہیں اور یہ میرے چچا کعب ہیں۔ ارشاد ہوا: میں تمہیں اختیار دیتا ہوں۔ چاہو تو ان کے ساتھ چلے جاؤ اور چاہو تو میرے پاس ٹھہر جاؤ۔“

سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے بلاتاً کہا: میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتا۔ سیدنا زید کا باپ کہنے لگا: زید! تمہارا ستیاناس ہو تم اپنے ماں باپ کے مقابلے میں غلامی کو پسند کر رہے ہو؟ زید نے کہا: جی ہاں! میں نے اس عظیم شخصیت میں ایسی اعلیٰ صفات پائی ہیں کہ میں ان سے جدا ہونا ہرگز پسند نہیں کرتا۔

مشفق دہربان آقا نے زید کی اس محبت کو دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر بیت اللہ میں تشریف لے گئے۔ حجر اسود کے سامنے قریش کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا:

«يَا مَنْ حَضَرَ! اَشْهَدُوا اَنْ زَيْدًا اٰمَنَ بِيْ وَبِرَّيْنِيْ»

”سردارانِ قریش! تم گواہ ہو جاؤ آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ میں اس سے وراثت پاؤں گا اور یہ مجھ سے وراثت پائے گا۔“

اس دن کے بعد سیدنا زید کا نام مکہ میں زید بن حارثہ کی بجائے زید بن محمد پکارا جانے لگا اور یہ نام اس وقت تک معروف رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متنبی (منہ بولے بیٹے) کے

بارے میں احکام نازل نہ فرمادے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

«ادْعُوْهُمْ لِابَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ»

”ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلایا کرو اللہ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے۔“

اس کے بعد ان کا نام پھر سے زید بن حارثہ پکارا جانے لگا۔

کائنات اور اس میں پائی جانے والی مخلوقات پر اللہ رب العزت کے بے شمار احسانات و انعامات ہیں مگر ان میں سب سے بڑا انعام بعثتِ نبوی ہے۔ غارِ حراء میں وحی کا نزول کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ پورے عرب میں ہلچل مچ گئی اور پھر اللہ کے رسول ﷺ اکیلے رب کی طرف دعوت دے رہے تھے۔ سب سے پہلے جن خوش قسمت

لوگوں نے اس دعوت حق کو قبول کیا ان میں سیدنا زید بن حارثہ کا نام صف اول میں نظر آتا ہے۔ غلاموں میں سب سے پہلے جس شخصیت نے اس دعوت پر فوراً لبیک کہا وہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہی تھے اور پھر وہ دل و جان سے اللہ کے رسول ﷺ کے معاون بن گئے۔ مکہ کی گلیاں ہوں یا طائف کا بازار ہر جگہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے رسول ﷺ کے ساتھ سائے کی طرح لگے رہتے۔ وہ آزاد کردہ غلام ہی نہیں تھے بلکہ دعوتِ اسلام کے ایک پرجوش مبلغ بھی تھے۔ وہ ایک بڑے خاندان کے فرزند تھے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی شادی اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن سے کر دی۔ ام ایمن کا تعلق حبشہ سے تھا۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ کو آپ ﷺ کے بچپن میں گود میں کھلایا کرتی تھیں۔ ان کا اصل نام برکت تھا اور کنیت ام ایمن تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے والد نے جو چیزیں ترکے میں چھوڑی تھیں ان میں یہ حبشہ کی لونڈی بھی شامل تھیں۔

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا نام قرآن پاک میں موجود ہے۔ یہ منفرد فضیلت ان کے علاوہ کسی اور صحابی کے حصے میں نہیں آئی۔ ان کے ذریعے اسلام نے ایک بہت بری اور خطرناک رسم کا خاتمہ کیا۔

**سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا نام قرآن پاک میں موجود ہے۔ یہ منفرد فضیلت ان کے علاوہ کسی اور صحابی کے حصے میں نہیں آئی۔ ان کے ذریعے اسلام نے ایک بہت بری اور خطرناک رسم کا خاتمہ کیا۔**

عربوں میں یہ رواج تھا کہ جس کو منہ بولا بیٹا بنا لیتے اس کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کو اسی طرح حرام سمجھتے تھے جس طرح گئے بیٹے کی بیوی سے نکاح کو حرام سمجھا جاتا ہے۔

اسلام نے ذاتِ پات کی تیز کا خاتمہ کر دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ سیدہ زینب قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان دونوں میں نباہ مشکل ہو گیا اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دینے کا ارادہ کر لیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا زید کو سمجھایا اور تنبیہ فرمائی کہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دو۔ اسے روک رکھو مگر مشیتِ ایزدی اس غلط رسم کو مٹانا چاہتی تھی جو عرب معاشرے میں پشتِ ہاپشت سے چلی آ رہی تھی

اور بڑی پختہ ہو چکی تھی، یعنی کسی کو بھی متنبی بنانے کی صورت میں وہی حقوق اور حرمتیں حاصل ہو جاتی تھیں جو حقیقی بیٹے کو حاصل ہوتی ہیں۔ یہ دستور اور اصول عرب معاشرے میں اس قدر جڑ پکڑ چکا تھا کہ اس کا مٹانا آسان نہ تھا۔ لیکن یہ اصول ان اصولوں سے بڑی شدت سے ٹکراتا تھا جو اسلام نے نکاح، طلاق، میراث اور دوسرے معاملات میں طے فرمائے تھے۔ جب سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی اور ان کی عدت گزر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ان سے شادی کا حکم دیا۔ اس وقت منافقین اور مشرکین کو پروپیگنڈا کرنے کا موقع ضرور ملا اور ان اسلام دشمن عناصر نے طرح طرح کی باتیں بنائیں مگر غور کریں کہ اس کے فوائد کتنے ہیں۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ تھے جن سے اللہ کے رسول ﷺ کو شہیدیت محبت تھی۔ آپ ﷺ ان سے اسی طرح محبت کرتے تھے جس طرح اپنی اولاد سے کی جاتی ہے۔ ان کی والدہ ام ایمن تھیں جن کو اللہ کے رسول ﷺ اپنی والدہ کے بعد ماں کا درجہ دیتے تھے۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے رسول ﷺ کے نزدیک کتنی اہمیت کے حامل تھے؟ اس کا اندازہ ذیل کے

واقعات سے لگائیے۔ ہجرت کے آٹھویں برس موت کی جنگ ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حارث بن عبید ازدی رضی اللہ عنہ کو اپنا خط دے کر حاکم بصری کے پاس روانہ کیا۔

قیصر روم کے گورنر شرمیل غسانی نے قاصد کو گرفتار کر لیا پھر انہیں مضبوطی سے جکڑ کر ان کی گردن مار دی۔ سفیروں اور قاصدوں کا قتل بدترین جرم ہے بلکہ اعلان جنگ کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ کو اس سانحہ کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فوراً لشکر تیار کرنے کا حکم دیا۔ تین ہزار کا لشکر تیار ہوا اور اس کی قیادت کا اعزاز سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا۔ آپ ﷺ نے خود لشکر کے لیے سفید پرچم باندھا اور اسے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ آپ ﷺ نے زید کو اپنے چچا زاد بھائی جعفر پر ترجیح دی اور ان کو سپہ سالار بنایا۔ آپ ﷺ نے زید بن حارثہ کو حکم دیا کہ جس





ساتھ ساتھ ناگہانی آفات کے نزول پر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بارگاہ الہی میں دست دعا بلند کئے تو ان دعاؤں کا آغاز بھی بسم اللہ سے ہوا۔ ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے:

”جب طوفان نوح نے اس دنیا کو اپنے خوفناک عذاب کے چنگل میں گھیر لیا اور حضرت نوح اپنی کشتی میں سوار ہوئے تو وہ بھی خوف غرق سے ہراساں ولرز اٹھتے، انہوں نے غرق سے نجات پانے اور اس عذاب الہی سے محفوظ رہنے کے لئے ”بسم اللہ مجربہا و مرہبا“ کہا، اس کلمہ کی برکت سے ان کی کشتی غرقابی سے محفوظ و سالم رہی۔ مفسرین کہتے ہیں کہ جب اس آدھے کلمہ کی وجہ سے اتنے ہیبت ناک طوفان سے نجات حاصل ہوئی تو جو شخص اپنی پوری عمر اس پورے کلمہ یعنی

انسان کو تہذیب اور اخلاقیات سے مزین کرنے کیلئے اسلام نے ہر کام کو ایک ضابطہ کا پابند بنادیا ہے۔ انہی قواعد میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ انسان ہر کام کا آغاز اللہ پاک کے بابرکت نام کے ساتھ کرے۔ جب تمام امور کی ابتداء میں انسان اپنے خالق و مالک کا نام لے گا تو اس قدر رحمتیں اور برکتیں اس کے ہمراہ ہو جائیں گی کہ ان کا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ مگر بظاہر اس کے تین بڑے فائدے ہیں: اول الذکر تو یہ کہ جب بھی انسان کسی کام کو شروع کرتے ہوئے اللہ پاک کا بابرکت نام لے گا تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور برے کاموں سے بھی بچ جائے گا۔ کیوں کہ جب بھی کسی کام پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو شیطان اس سے دور بھاگتا ہے۔ بسم اللہ سے ہر کام شروع کرنے کی عادت کے طفیل

**بسم اللہ الرحمن الرحیم کے خواص میں سے یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی بھی کام کے آغاز میں اللہ رب العزت کا نام لے گا تو اس میں برکت پیدا ہو جائے گی۔**

بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اپنے ہر کام کی ابتداء کرنے کا اہتمام کرے تو وہ نجات سے کیونکر محروم رہ سکتا ہے؟“ (مشکوٰۃ شریف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے خواص میں سے یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی بھی کام کے آغاز میں اللہ رب العزت کا نام لے گا تو اس میں برکت پیدا ہو جائے گی۔

بلاشبہ بسم اللہ اتنا بڑا کلمہ ہے کہ الفاظ میں اس کا بیان ہی ممکن ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ آغاز اسلام سے قبل بھی اس کا خصوصی اہتمام کیا کرتے تھے۔ اس حوالہ سے ایک حدیث پاک میں منقول ہے:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے زید بن عمرو بن نفیل سے

جب بھی وہ کسی برے کام کا ارادہ کرے گا تو آغاز سے قبل ہی انسان اس برے کام کے حوالہ سے ایک مرتبہ پھر اپنے ارادہ پر نظر ثانی پر مجبور ہو جائے گا کہ کیا یہ کام کرنا ٹھیک ہے

اور اس پر اللہ رب العزت کا نام لیا جاسکتا ہے۔ دوم یہ کہ خلوص اور شعور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اس کی سوچ ہمیشہ صحیح سمت اختیار کرے گی اور وہ راہ بھٹکنے سے محفوظ رہے گا۔ سوئم یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے گا تو یہ بندے کا اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے پھر جب بندہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوگا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ خدا بندے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ جب اللہ اپنے اس بندے کی طرف خصوصی توجہ کرے گا تو اس کے سب کام ویسے ہی سیدھے اور ٹھیک ہو جائیں گے۔

تاریخ اسلامی کا مطالعہ کرنے پر یہ بات بہت زیادہ وضاحت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بھی امتحان یا آزمائش اور حاجت و ضرورت کے

مقام اسفل بلدح میں ملاقات کی اور یہ واقعہ نبی کریم ﷺ پر درجہ نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت تھا، آپ ﷺ نے اس کے کھانے سے انکار کیا، پھر فرمایا: ”میں اس سے نہیں کھاتا جس کو تم نے اپنے بتوں پر ذبح کرتے ہو اور میں صرف اسی کو کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، یعنی بسم اللہ پڑھی گئی ہو۔“ (صحیح بخاری)

اسلام میں جہاں ہر کام کا آغاز اللہ پاک کے بابرکت نام سے کرنے کا حکم ملتا ہے وہیں کھانا کھاتے ہوئے اس کے خصوصی اہتمام کا بھی بیان ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں مذکور ہے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، اس کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔“ (مسلم)

یہاں ”حلال سمجھتا ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ (شیطان) اس کھانے پر قادر ہو جاتا ہے، یعنی کھانے والے کے ساتھ وہ بھی اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں بتایا جاتا ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

”جب مرد اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے ہوئے اللہ کو یاد کرے اور کھاتے وقت بھی (مثلاً بسم اللہ کہے) تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے کہ تمہارے لئے (اس گھر میں) نہ سونے کیلئے جگہ ہے نہ رات کا کھانا۔ جب آدمی گھر میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔“ (سنن ابن ماجہ)

توجہ فرمائیے کہ بسم اللہ کی برکت ہمیں کس طرح شیطان کے شر سے محفوظ رکھتی ہے۔

کھانا کھاتے ہوئے اس میں شامل ہونے کی کوشش میں شیطان کی شمولیت کی کوشش کس رنگ میں سامنے آتی ہے اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں مذکور

ہے سیدنا حذیفہؓ سے مروی ہے کہ

جب ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کھانے میں شریک تھے اسی اثناء میں ایک باندی آئی، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی آیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا کہ ”جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔ چنانچہ پہلے وہ اس باندی کے ساتھ آیا تاکہ اپنے لئے کھانے کو حلال بنا لے لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ آیا تاکہ اس کے ذریعے اپنے کھانے کو حلال بنا لے لیکن میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا“ اس لئے بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو۔“ (مسند احمد)

کھانے میں بسم اللہ کی برکت کا عملی نمونہ اس حدیث پاک میں بڑی وضاحت کے ساتھ سامنے آتا ہے سیدنا ابویوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ

(ایک دن) ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ کھانا سامنے لایا گیا (کھانے کے دوران میں نے محسوس کیا کہ) میں نے اس کھانے میں اس وقت جو بڑی برکت دیکھی، چنانچہ ہم نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ ﷺ! اس کا کیا سبب تھا (کہ اس کھانے میں شروع میں تو اتنی زیادہ برکت دیکھی گئی اور آخر میں اس طرح بے برکتی نظر آئی)؟“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: درحقیقت کھانے کے شروع میں ہم نے اللہ کا نام لیا تھا لیکن بعد میں ایسا شخص آکر بیٹھ گیا جس نے کھانا کھایا مگر اللہ کا نام نہیں لیا لہذا اس کے ساتھ شیطان نے بھی کھانا کھایا (اس سبب سے آخر میں بے برکتی ہوئی۔“ (شرح السنۃ)

اگر آپ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ کا اہتمام کرنے سے محروم رہ گئے ہیں تو جب بھی یاد آئے اس سعادت سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”جب کوئی شخص کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول

جائے تو کھانے کے درمیان جس وقت یاد آئے ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ پڑھے۔“ (شمائل ترمذی)

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں منقول ہے کہ سیدنا امیہ بن خثیمہؓ کہتے ہیں کہ

”(ایک دن) ایک شخص کھانا کھانے بیٹھا تو اس نے اللہ کا نام نہیں لیا (یعنی بسم اللہ کہے بغیر کھانا کھانے لگا) یہاں تک کہ جب اس کھانے میں سوائے ایک لقمہ کے کچھ باقی نہیں رہا (اور اس کو یاد آیا کہ میں کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا ہوں) تو اس نے وہ آخری لقمہ اپنے منہ میں لے جاتے وقت کہا ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“، رسول کریم ﷺ (یہ دیکھ کر) ہنسے اور پھر فرمایا کہ شیطان اس شخص کے ساتھ برابر کھانا کھا رہا تھا لیکن جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس (شیطان) نے وہ سب کچھ اگل دیا جو اس کے پیٹ میں تھا۔“ (ابوداؤد)

شیطان کا اپنے پیٹ کا سارا کھانا اگل دینا، حقیقت پر محمول ہے یا یہ مراد ہے کہ کھاتے وقت بسم اللہ نہ کہنے کی وجہ سے جو برکت جاتی رہی تھی بسم اللہ نے اس کو واپس کر دیا، گویا وہ برکت اس شیطان کے پیٹ میں امانت تھی جب اس شخص نے بسم اللہ کہی تو وہ برکت بھی کھانے میں واپس آگئی۔

بسم اللہ کی برکت اور شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے ایک اور حدیث پاک میں بیان ملتا ہے سیدنا جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب رات کی تاریکی آجائے یا تمہارے سامنے شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روکو اس لئے کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں، جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو، اس لئے کہ شیطان بند کئے ہوئے دروازے نہیں کھولتا، اور اپنے مشک کے منہ بسم اللہ پڑھ کر بند کر لیا کرو، اور اللہ کا نام لے کر برتن ڈھانک دیا کرو اور اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو۔“ (صحیح بخاری)

مختلف روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے

درد یا کسی بیماری کی شکایت پر بھی بسم اللہ کا ہی وظیفہ عطا فرمایا۔ اس باب میں مذکور ہے کہ سیدنا عثمان بن ابی العاصؓ کے بارہ میں مروی ہے کہ

انہوں نے (ایک مرتبہ) رسول کریم ﷺ سے درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے بدن (کے کسی حصہ) میں محسوس کرتے تھے، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے بدن کے جس حصہ میں درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر (پہلے) تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور (پھر) سات مرتبہ یہ پڑھو کہ میں اللہ سے اس کی عزت اور اس کی قدرت کے ذریعہ اس برائی (یعنی درد) سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (اس وقت) محسوس کر رہا ہوں اور (آئندہ اس کی زیادتی سے) ڈرتا ہوں، سیدنا عثمانؓ فرماتے ہیں کہ (آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق) میں نے ایسا ہی کیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی۔“ (مسلم)

بسم اللہ کی برکت اور اہمیت کی وضاحت ایک اور حدیث پاک میں اس طرح سامنے آتی ہے ایک صحابیؓ سے مروی ہے کہ

”ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا کہ اچانک گدھا بدک گیا اور میرے منہ سے نکل گیا کہ شیطان برباد ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ نہ کہو کیونکہ جب تم یہ جملہ کہتے ہو تو شیطان اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی طاقت سے پچھاڑا ہے اور جب تم ”بسم اللہ“ کہو گے تو وہ اپنی نظروں میں اتنا حقیر ہو جائے گا کہ کبھی سے بھی چھوٹا ہو جائے گا۔“ (مسند احمد)

غور فرمائیے کہ یہ بسم اللہ کی معجزانہ کرامت ہے کہ بسم اللہ پڑھنے سے شیطان خود اپنی ہی نظروں میں ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔

تاریخ کے مطالعہ پر یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ بسم اللہ کا کلمہ وہ عظیم کلمہ ہے کہ جس کی برکات کا شاری ممکن نہیں۔ دور فاروقی میں مصر میں اس کی معجزانہ کرامات اس طرح سامنے آتی ہیں:

جب مصر فتح ہوا تو سیدنا عمر بن العاصؓ وہاں

کے گورنر مقرر ہوئے، ایک دن مصریوں نے ان سے آکر کہا کہ زمانہ قدیم سے دریائے نیل ہر سال ایک کنواری نوجوان لڑکی کی بھینٹ لیتا چلا آیا ہے، جب تک یہ بھینٹ نہیں دی جاتی پانی جاری نہیں ہوتا۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہر سال چاند کی گیارہویں رات کو ایک نوجوان لڑکی کو اس کے والدین کی رضا مندی کے ساتھ پیش بہا کپڑے اور عمدہ زیور پہنا کر اور خوب بناؤ سنگھار کر کے دریا میں ڈال دیتے ہیں، اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو دریا خشک ہونے لگتا ہے اور پھر شہروں اور دیہاتوں میں پانی کی کمی کے سبب قحط پڑ جاتا ہے۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصریوں سے کہا کہ یہ ایک بیہودہ رسم ہے چونکہ اسلام میں اس طرح کی لغویات کی کوئی گنجائش نہیں، اس لئے میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ چنانچہ اس سال یہ رسم نہیں کی گئی اور دریائے نیل تقریباً سوکھ گیا، پورے مصر میں قحط و خشک سالی کی سی کیفیت پیدا ہو جانے کے سبب اہل مصر ترک وطن پر مجبور ہونے لگے۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے صورت حال کی تفصیلی رپورٹ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کی۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ رپورٹ دیکھی اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم نے اس رسم پر عمل کرنے کی اجازت نہ دے کر بالکل ٹھیک کیا، واقعی اسلام اس طرح کی رسوم کی تیغ کٹی کرتا ہے۔ میں ایک پرچہ بھیج رہا ہوں تم اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا اس پرچہ میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے بندے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، امیر المؤمنین کی جانب سے دریائے نیل کے نام، بعد حمد و صلوة (اے دریائے نیل) اگر تو اپنے اختیار اور اپنی قوت سے بہتا ہے تو مجھ کو تجھ سے کچھ نہیں کہنا اور اگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی سے تو بہتا ہے تو میں اللہ واحد و قہار کے نام پر تجھ کو حکم دیتا ہوں کہ جاری اور روان ہو جا، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس پرچہ کو دریائے نیل میں ڈال دیا اور صبح اٹھ کر لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی رات میں دریائے نیل سولہ ہاتھ اوپر

نے بھی اپنے مکتوبات میں سب سے پہلے بسم اللہ ہی تحریر کیا، جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو خط کا آغاز بسم اللہ سے ہی کیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دریائے نیل کے نام لکھے گئے مکتوب کا ذکر بھی اوپر تحریر ہے۔ اسی طرح مختلف روایات سے ثابت ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ہر کام سے پہلے بسم اللہ لکھنے اور پڑھنے کو مقدم رکھا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس آفاقی کلمہ کو ورد زبان رکھیں اور اپنے جملہ امور کے آغاز میں بسم اللہ کا اہتمام کریں تاکہ ہمارے معاملات میں اللہ پاک کی رحمت و برکت شامل ہو جائے اور ہم شیطان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

### دنیا کی حقیقت

### بقیہ

لیکن اگر وہ دنیا سے بے رغبتی کرے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ دیا ہے، اسی پر قناعت کر لیں تو وہ خالق و مخلوق دونوں کی رضا حاصل کر لیں گے۔ امام ابن ماجہؒ حضرت سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! آپ میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کریں اور لوگ بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبتی اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے، (اسی طرح اگر تو) جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے، اس سے بے نیاز ہو جائے تو لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔“ (۱) اگر یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں چھڑ کے ایک پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھنے والا اس دنیا سے ایک گھونٹ بھی نہ پی سکتا، لیکن جب اس دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی حیثیت ہی نہیں تو کافر اور مشرک بھی دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ امام ترمذیؒ حضرت سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں چھڑ کے ایک پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتے۔“ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا کی حقیقت جاننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین!

آگیا اور پورے زور شور کے ساتھ رواں ہو گیا اور پھر ہر سال چھ ہاتھ بڑھتا رہا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے باشندگان مصر کی اس قدیم رسم کا خاتمہ کر دیا اور اس دن سے اب تک دریائے نیل برابر جاری ہے۔“ (مشکوٰۃ شریف) غور فرمائیے کہ یہ بسم اللہ ہی برکات ہیں کہ اہل مصر ایک جہالت پر مبنی رسم کے چنگل سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گئے۔

حضرت عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ مفسرین نے کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں انیس حروف ہیں، دوزخ کے موکل بھی انیس ہیں لہذا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ہر حرف کے ذریعہ ان میں سے ہر ایک کی بلا دفع ہو سکتی ہے۔ نیز علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ دن رات کے چوٹیں گھنٹے ہوتے ہیں پانچ گھنٹوں کے لئے تو پانچ وقت کی نمازیں مقرر فرمائی گئیں اور بقیہ انیس گھنٹوں کے لئے یہ انیس حروف عطا فرمائے گئے تاکہ ان انیس گھنٹوں میں ہر نشست و برخاست، ہر حرکت و سکون اور ہر کام کے وقت ان انیس حروف کے ذریعہ برکت و عبادت حاصل ہو، یعنی ان حروف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کی برکت سے یہ انیس گھنٹے بھی عبادت میں لکھے جائیں۔“ (مشکوٰۃ شریف)

یہ روایت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کے علاوہ مختلف روایات سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ نہ صرف اپنے ہر کام کا آغاز بسم اللہ ہی سے کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ کی ہر دعا کا آغاز بھی بسم اللہ سے ہی ہوا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اشاعت اسلام کے لئے جو مکتوب لکھے ان کا آغاز بھی بسم اللہ سے ہی کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے قیصر روم، ہرکل بادشاہ کے نام جو خط لکھا اس کا آغاز بھی بسم اللہ سے ہی کیا گیا، رسول کریم ﷺ نے وہ گرامی نامہ دحیہ کلبی نامی صحابی کے ہاتھ بصری کے حاکم کو بھجوایا کہ وہ قیصر کو روانہ کر دیں گے، آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو ان کے بیٹے کی وفات پر جو خط بھجوایا اس میں بھی سب سے پہلے بسم اللہ ہی لکھا گیا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کی سنت کے مطابق اپنے ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے ہی کیا اور انہوں



ہو گئے۔ یہیں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو حافظ عبدالحمد ازہر کی ولادت ہوئی۔ پاکستان کی پیدائش ۱۳/ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوئی۔ عیسوی تقویم کے مطابق یہ عمر کے اعتبار سے پاکستان سے چار دن کم سولہ مہینے چھوٹے تھے۔

عبدالحمد ازہر کچھ بڑے ہوئے تو گورنمنٹ ہائی سکول میں داخل کر دیے گئے۔ سکول کی تعلیم کے دوران ہی ناظرہ قرآن مجید پڑھنے کے بعد قصور کی جامع مسجد فریدیہ میں قاری نور احمد کھل سے (جو قاری انظہار احمد تھانوی کے شاگرد تھے) حفظ قرآن کا آغاز کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حفظ و تجوید کی نعمت عظمیٰ سے نوازا۔

۱۹۶۵ء میں میٹرک پاس کیا، انہی دنوں مولانا محمد اسحاق گوہڑوی رحمانی اپنے دوست شیخ عبدالکریم کی تعزیت کے لیے (جو ایک حادثے میں وفات پا گئے تھے) قصور تشریف لائے۔ حافظ عبدالحمد ازہر کے دادا اور نانا انہیں مولانا موصوف کے پاس لے گئے اور آئندہ تعلیم کے لیے رائے طلب کی۔ اس رائے کے نتیجے میں جولائی ۱۹۶۵ء میں عبدالحمد ازہر کو ان کے ماموں مولانا عبدالحق انصاری اپنے ساتھ چینیال والی مسجد (لاہور) لے آئے اور وہاں کے دارالحدیث میں داخل کر دیے گئے۔

جب چینیال والی مسجد میں عبدالحمد ازہر کی تعلیم کا آغاز ہوا اس وقت مولانا محمد اسحاق رحمانی وہاں صدر مدرس تھے اور مولانا عبدالعزیز نائب مدرس اور ہم سبق طلبہ میں مولانا محمود احمد بن حافظ عبدالغفور (مرید کے) اور مولانا محمد عثمان (حال مدرس جامعہ اہل حدیث لاہور) شامل تھے۔

اس سے اگلے سال بہ طور نائب مدرس وہاں مولانا عبدالخالق قدوسی شہید کا تقرر ہوا۔ صرف و نحو کی بعض کتابیں ترجمہ قرآن اور بلوغ المرام مولانا محمد اسحاق رحمانی سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ مشکوٰۃ شریف اور عربی ادب کی ابتدائی کتابیں مولانا عبدالخالق قدوسی سے پڑھیں۔

چینیال والی مسجد کے مدرسے میں کچھ کمزوری کے اسباب ابھرے تو حافظ عبدالحمد ازہر گوجرانوالہ کی جامعہ محمدیہ چلے گئے۔ وہاں مولانا عبدالحمد ہزاروی سے سنن نسائی، مولانا جعفر خاں سے نور الانوار اور مولانا بشیر الرحمن سے دیوان حماسہ وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ حافظ عبدالمنان نور پوری سے بھی استفادہ کیا۔ اسی دوران ڈاکٹر فضل الہی



شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالحمد ازہر رحمہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ اسلام آباد) 14 نومبر بروز ہفتہ قضائے الہی سے انتقال فرما گئے، ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ مسلم سٹیڈیم سید پور روڈ راولپنڈی میں ادا کی گئی۔ حافظ صاحب کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ فضیلتہ الشیخ حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ (نائب شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد) نے پڑھائی جس میں ملک بھر سے علمائے کرام اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ وہ کافی عرصے سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ گزشتہ چار ہفتوں سے وہ ہولی فیلمی ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج تھے۔ بلاشبہ ان کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کے انتقال سے علمی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ کافی عرصہ تک پر نہیں ہو سکے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

کی کوشش سے موضع سرنگھ میں ایک خاصی بڑی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی، لیکن مسجد ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ملک کی تقسیم کا اعلان ہو گیا اور ان لوگوں کو وہاں سے نکلنا پڑا۔ حافظ عبدالحمد ازہر کے نانا حاجی عبدالکریم تھے۔ ان

میانہ قد، گندی رنگت میں سرخی کی جھلک، ناک نقشہ خوب صورت، صاف گو، علم اور حلم کا دل پذیر مجموعہ مزاج میں اعتدال، اچھے خطیب اور اچھے مدرس، طبیعت میں صاحت اور حسنات کا غلبہ، لمبی داڑھی، عمدہ خصال اور خوش گفتار، شلوار قمیص عام پہناوا، ہمارے اس عزیز القدر دوست کو جو حافظ عبدالحمد ازہر کے نام سے موسوم تھے، اللہ نے بہت سی خصوصیات سے نوازا تھا۔

۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو حافظ عبدالحمد ازہر کی ولادت ہوئی۔ پاکستان کی پیدائش ۱۳/ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوئی۔ عیسوی تقویم کے مطابق یہ عمر کے اعتبار سے پاکستان سے چار دن کم سولہ مہینے چھوٹے تھے۔

کا تعلق سکونت ایک گاؤں ”بلیر“ سے تھا۔ یہ گاؤں ضلع لاہور میں تھا۔ وہاں سکھوں کی اکثریت تھی۔ حاجی عبدالکریم اپنے خاندان کے ساتھ وہاں سے نکلے اور موضع ”پٹی“ میں آئے۔ یہ خاصا بڑا قصبہ تھا اور ضلع لاہور میں واقع تھا۔ اس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور مسلمانوں میں بھی اہل حدیث حضرات کی تعداد زیادہ تھی۔ لیکن تقسیم ملک کے نتیجے میں اس قصبہ کو ضلع لاہور کی حدود سے نکال کر ضلع امرتسر میں شامل کر دیا گیا اور وہ ہندوستان کے حصے میں آیا۔ تقسیم ملک سے پہلے حافظ عبدالحمد ازہر کے دوھیال و فضیال عزت و احترام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ملک تقسیم ہوا تو وہاں سے قصور آ گئے اور اس شہر کے کوٹ اعظم خاں میں سکونت پذیر

والد محترم کا نام حکیم فیض محمد تھا۔ اس خاندان کے لوگ ضلع امرتسر کے موضع بھوجیاں کے علمائے کرام سے متاثر تھے، اسی لیے ان کے والد کا نام مولانا فیض محمد بھوجیانی کے نام پر رکھا گیا تھا۔ جد امجد کا اسم گرامی حکیم مولانا بخش تھا۔ ان کا تعلق ایک گاؤں ”سرنگھ“ سے تھا۔ انہیں مقامی مسلمانوں میں احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور سب لوگ ”میاں جی“ کہتے تھے۔ ایک بزرگ شیخ حبیب اللہ تھے، نیک طینت اور پسندیدہ خصال کے مالک۔ انہی کی تلقین سے حکیم مولانا بخش نے مسلک اہل حدیث قبول کیا تھا۔ پھر ان کی عقیدت کا مرکز غزنوی علمائے کرام اور مولانا نیک محمد قرار پائے۔ حکیم مولانا بخش

## بقیہ

## سیدنا زید بن حارثہ

جگہ سیدنا حارث بن عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا ہے وہاں پہنچ کر اس مقام کے باشندوں کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اللہ سے مدد مانگو اور لڑائی کرو۔ ارشاد ہوا ترجمہ ”اگر زید شہید ہو جائیں تو سیدنا جعفر بن ابی طالب سپہ سالار ہوں گے اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سپہ سالار ہوں گے۔“ موتہ میں مسلمانوں کا مقابلہ مشرکین کی دولاکھ کی نڈی دل فوج کے ساتھ تھا۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے فوج کی کمان کرتے ہوئے علم اپنے ہاتھ میں لیا اور ایسی بے جگری سے لڑے کہ تاریخ انسانی میں اسلامی شہبازوں کے علاوہ کہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ وہ جواں مردی سے لڑتے رہے یہاں تک کہ دشمن کے نیزوں سے پھلتی ہو کر جام شہادت نوش فرمایا۔ اس جنگ میں یکے بعد دیگرے جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما بھی شہید ہوئے اور پھر جھنڈا سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آیا۔ انہوں نے بڑی حکمت عملی سے جنگ لڑی اور مسلمانوں کی فوج کو اللہ کے فضل سے فتح نصیب ہوئی۔

اللہ کے رسول ﷺ کو سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے انتہائی صدمہ ہوا۔ اللہ کے رسول ﷺ اس قسم کے حادثات پر بڑی ثابت قدمی کا مظاہرہ فرماتے تھے مگر جب اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو بے اختیار آب دیدہ ہو گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے جس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری لشکر کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں روم کی طرف روانہ کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی عمر ابھی چھوٹی تھی۔ بعض لوگوں نے ان کی نو عمری کو نکتہ چینی کا نشانہ بنایا تو ارشاد فرمایا ”ترجمہ“ تم لوگ اس کی سپہ سالاری پر طعنہ زنی کر رہے ہو ان سے پہلے تم ان کے والد کی سپہ سالاری پر بھی طعنہ زنی کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ سپہ سالاری کے اہل تھے اور میرے نزدیک محبوب ترین لوگوں میں سے تھے اور ان کے بعد یہ بھی میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی کرپڑا ہر تیس سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ پر ہوں وہ اللہ کے رسول ﷺ کے محبوب ترین لوگوں میں سے ایک تھے۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی نصابی تعلیم مکمل کر کے واپس وطن آئے تو مبعوث کی حیثیت سے ۱۹۸۰ء ۱۹۸۹ء تک پہلے مدرسہ تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی میں اور پھر جامعہ سلفیہ اسلام آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ اس اثناء میں ان سے جن خوش بخت حضرات نے کسب علم کیا وہ ہیں ڈاکٹر عبدالغفار بخاری مولانا محمد یونس عاصم مرحوم (سابق شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ اسلام آباد) مولانا محمد رفیق اختر کاشمیری مولانا عصمت اللہ شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ مظفر آباد مولانا عبدالوحید استاذ الحدیث جامعہ سلفیہ مسجد مکرم گوجرانوالہ والا اور بعض دیگر اصحاب علم۔

حافظ عبدالحمید ازہر تحریر ونگارش کا بھی ذوق رکھتے تھے اور ان کا قلم کتاب وسنت کی خدمت کے لیے ہمیشہ رواں رہتا تھا چنانچہ مختلف جماعتی جرائد میں ان کے رشحات قلم خواندگان محترم کے مطالعہ میں آتے رہے اور ان کے لیے اضافہ معلومات کا باعث بنتے تھے۔ مضامین کے علاوہ ”اہل حدیث کا تعارف“ کے نام سے ان کی ایک کتاب بھی ہے جس پر حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے تقریظ رقم فرمائی تھی۔

خطابت کا ملکہ بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ودیعت فرمایا تھا۔ وہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔

حافظ صاحب ممدوح کے ایک بھائی کا نام حافظ عبدالوحید ہے وہ جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے سند یافتہ اور جامعہ کی طرف سے گولڈ میڈلسٹ ہیں۔

ایک بھائی علامہ محمد سعید عابد تھے جو اسلامیہ گورنمنٹ ڈگری کالج قصور کے وائس پرنسپل تھے۔ انہوں نے ۱۹ مئی ۲۰۱۱ء کو بعارضہ قلب اپنے مسکن قصور میں وفات پائی۔ میں ان کے جنازے میں شامل تھا۔

پنجابی کے مشہور شاعر محمد شریف انجم مصنف ”حراوا چائن“ (جو قصور میں مقیم ہیں) حافظ عبدالحمید ازہر کے خالہ زاد بھائی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور اس گھرانے کے دیگر وفات شدگان کی بھی مغفرت فرمائے اور زندوں کو کتاب وسنت کی خدمت کی توفیق بخشے۔

(بعد شکر یہ چمنستان حدیث از مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ)

صاحب کی قیادت میں طلبہ کا ایک وفد جامعہ محمدیہ اوکاڑہ گیا جہاں مولانا معین الدین لکھوی کے زیر صدارت طلبہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس وفد کے شرکاء میں حافظ عبدالحمید ازہر بھی تھے۔ وہیں ان کی ملاقات حافظ ڈاکٹر عبدالرشید اظہر سے ہوئی جو جلد ہی دوستی میں بدل گئی۔ ان کی ترغیب پر حافظ عبدالحمید ازہر جامعہ سلفیہ (فیصل آباد) چلے گئے۔ وہاں انہوں نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے درج ذیل کتابیں پڑھیں۔

مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری سے سنن ابی داؤد موطا امام مالک اور حجتہ اللہ البالغہ مولانا علی محمد سلفی سے جامع ترمذی اور دیوان متنبی مولانا حافظ عبداللہ بڑھیمالوی سے صحیح بخاری ہم سبق طلبہ تھے ڈاکٹر شمس الدین نورستانی حافظ مسعود عالم اور بعض دیگر حضرات۔

ڈاکٹر محمد امان الہامی اور شیخ علی مشرف العمری جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے جامعہ سلفیہ میں بہ طور مبعوث خدمات انجام دیتے تھے۔ حافظ صاحب نے ان سے بھی استفادہ کیا۔

۱۹۷۲ء میں جامعہ سلفیہ کا الحاق جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) سے ہوا۔ پہلے سال دو طالب علموں کے داخلے کی منظوری آئی۔ سالانہ امتحانات میں حافظ مسعود عالم اول اور حافظ عبدالحمید ازہر دوم آئے۔ اس امتحان کے نتیجے میں ان دونوں کو جامعہ اسلامیہ میں داخل کر لیا گیا۔

یہ مدینہ منورہ پہنچے تو شیخ عبدالعزیز بن باز ڈاکٹر تقی الدین ہلالی شیخ امین الشیخیطی (مصنف اضواء البیان) کی زیارت کا موقع ملا۔ وہیں مولانا عبدالغفار حسن شیخ حماد الانصاری شیخ مختار الشیخیطی شیخ عبدالرؤف اللہدی سے استفادہ کیا۔ علامہ ناصر الدین البانی جامعہ اسلامیہ کی مجلس مشاورت کے رکن کی حیثیت سے تشریف لایا کرتے تھے۔ شیخ جابر الجزائری تفسیر اور شیخ عبدالحسن العباد بدلیہ الجہد کے استاد تھے۔

۱۹۷۷ء میں حافظ عبدالحمید ازہر کو لائسنس (بی اے آنرز) کی ڈگری شاہ فہد کے ہاتھوں ملی۔ اس وقت وہ مملکت سعودیہ کے ولی عہد تھے بعد ازاں خادم حرمین شریفین ہوئے۔

دراسات علیا میں حافظ صاحب ممدوح کو قسم اصول الفقہ میں داخلہ ملا لیکن کسی وجہ سے اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔

# دنیا کی حقیقت

(مترجم) جناب حافظ سجاد الہی

مال و اولاد میں ایک دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے، جسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اسے زرد رنگ میں دیکھتے ہو، پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ کی مغفرت اور رضا مندی ہے، دنیا کی زندگی مجر دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔“

۳) دنیا کی زندگی لوگوں کو بہت محبوب ہے، وہ اس میں سونے چاندی اور مال و اسباب کی تلاش میں رہتے ہیں لیکن جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، وہ سب سے اعلیٰ اور بہتر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (ترجمہ) ”مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔“

۴) رسول کریم ﷺ کو اس بات کی فکر بہت زیادہ تھی کہ کہیں میری امت میرے بعد دنیا کے کھیل تماشوں کی نذر نہ ہو جائے، اسی لیے آپ ﷺ نے اس بارے میں اپنے خدشہ کا اظہار فرمایا تھا۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے متعلق جس بات سے خوف کھاتا ہوں، وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کے دروازے کھل جائیں گے (اور تم راہ راست سے بھٹک جاؤ گے)۔“

۵) دنیا میں سب سے زیادہ عیش و عشرت سے زندگی گزارنے والے ایک جہنم کے مستحق شخص کو لایا جائے گا، اسے آگ میں ایک لمحہ داخل کرنے کے بعد نکالا جائے گا اور اس سے سوال کیا جائے گا کہ کیا تو نے کبھی آرام اور سکھ پایا ہے؟ وہ شخص کہے گا کہ جہنم کی آگ میں ایک دفعہ داخل ہونے کے بعد دنیا کے تمام چین، سکون، آرام اور عیش و عشرت کو بھول چکا ہوں۔ امام مسلم حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”دنیا میں

دنیا کی چکا چوند اکثر نگاہوں کو خیرہ کر دیتی ہے، اس لیے اکثر لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ دنیا کے مال و اسباب کو زیادہ سے زیادہ جمع کر لیں۔ مسلمان کے لیے تنگ و دو کرنا ہر مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے تاکہ وہ اپنی عزت اور کرامت کو محفوظ رکھتے ہوئے کسی کے سامنے ہاتھ دراز نہ کرے، لیکن مسلمان کے لیے یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ اس کی ساری کاوشوں کا محور دنیا کی زندگی قرار پائے۔ بہت سے لوگ دنیا کی رنگینیوں میں اس طرح کھو جاتے ہیں کہ آخرت کا تصور ہی ان کے دل و دماغ سے محو ہو جاتا ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کیلئے کوشش کرتے ہوئے آخرت کی فکر اس کے دل و دماغ میں سائی رہے کہ اس چند روزہ زندگی کے بعد ایسی زندگی کی ابتدا ہونے والی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی اور اس دنیا میں جو کچھ ہمارے ہاتھوں نے بویا ہوگا، اس آخرت کی زندگی کی بنیاد اس بھیتی پر رکھی جائے گی۔ قرآن و سنت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت کے متعلق لوگوں کو بار بار حقیقت سے باخبر کیا گیا ہے تاکہ کوئی انسان عظمت اور کوتاہی کی آڑ لے کر یہ نہ کہے کہ اس سے بھول چوک ہو گئی ہے۔ ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس ضمن میں چند نکات کا ذکر کیا جا رہا ہے:

① اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دنیا کی حقیقت ایک مثال دے کر سمجھائی ہے تاکہ بات کو جاننے میں آسانی ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (ترجمہ) ”اور ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو، جیسے پانی (ہو)، جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں، اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلتا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے، جسے ہوائیں لیے پھرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

② ایک دوسرے مقام پر دنیا کی زندگی کو کھیل تماشا کہا گیا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ زندگی مال و اولاد میں اضافے پر فخر و مہابت کرنے سے تعبیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ) ”خوب جان رکھو کہ دنیا کی دھجکی صرف کھیل تماشا، زینت اور آپس میں فخر اور

سب سے زیادہ عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے والے ایک جہنمی شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا، پھر اسے ایک لمحہ کے لیے آگ میں داخل کیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کبھی تو نے خیر (سکھ اور آرام) دیکھا ہے، کبھی تجھے کوئی نعمت میسر آئی ہے؟ وہ کہے گا، اے اللہ! ہرگز نہیں (جہنم کی آگ میں جانے کے بعد دنیا کی تمام نعمتوں کو بھول چکا ہوں) اسی طرح دنیا میں سب سے زیادہ تنگدستی کی زندگی بسر کرنے والے ایک جہنمی شخص کو لایا جائے گا، پھر اسے ایک لمحے کے لیے جنت میں داخل کیا جائے گا، پھر اس سے سوال کیا جائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی مصیبت دیکھی ہے، کیا تجھ پر کبھی تنگدستی آئی ہے؟ وہ کہے گا، ہرگز نہیں (جنت میں داخل ہونے کے بعد میں یہ بھول چکا ہوں) کہ مجھ پر کبھی کوئی مصیبت آئی اور میں کبھی تنگدستی سے دوچار ہوا ہوں۔

③ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے سمندر کے پانی میں سے ایک قطرہ لیا جائے، پس وہ ایک قطرہ دنیا کی کے مانند ہے، جب کہ وسیع و عریض سمندر سے مراد آخرت ہے۔ امام مسلم حضرت مستورد بن شداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے، پھر وہ دیکھے کہ اس کی انگلی (کتنے پانی کے ساتھ) پلٹی ہے۔“

④ جو مسلمان دنیا کی بھول بھلیوں میں بھٹک جاتے ہیں، انہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا کافر کے لیے جنت اور مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ امام مسلم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت (کی مانند) ہے۔“

⑤ جو لوگ دنیا کو اپنی تمام کاوشوں کا مستحق سمجھتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں کیونکہ دنیا تو ایک سفر ہے اور مسافر کبھی منزل مراد پر پہنچنے سے پہلے اپنے پڑاؤ کو مستقل حیثیت نہیں دیتا، بلکہ وہ جہاں بھی پڑاؤ ڈالتا ہے تو اس کے دل میں اپنی منزل پر پہنچنے کی تڑپ برابر جاری رہتی ہے۔ امام بخاریؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے کدھ سے پکڑا اور کہا: ”دنیا میں اس طرح (زندگی بسر) کر جیسے تو پردیس ہو یا مسافر۔“

⑥ بہت سے لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی رضا بیک وقت حاصل کرنا ناممکن ہی بات ہے،



## طب و صحت

## سونف ..... کراثی دوا

## جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

سونف کو عربی میں راز یا بانج، فارسی میں بادیاں اور انگریزی میں (Fennel) کہتے ہیں۔ جبکہ اردو اور پنجابی میں سونف ہی کہتے ہیں۔ سونف ایک پودے کے بیج ہیں۔ یہ پودا ایک گز لمبا خوبصورت باریک باریک پتیوں والا ہوتا ہے جس کے سر پر جا کر سونف کا کچھا بالکل الٹی چھتری کی طرح لگتا ہے۔ ایک ایک گچھے میں سو سو پچاس پچاس دانے ہوتے ہیں۔ شروع میں چھوٹے چھوٹے پھول کی طرح بیج ہوتے ہیں جن میں خوشبو آتی ہے پھر یہ سونف میں بدل جاتی ہیں پگھلوں کو کاٹ کر سونف کو الگ کر لیا جاتا ہے اور جڑ الگ کر لی جاتی ہے۔ سونف کی دو اقسام ہیں: جنگلی اور بستانی، سونف کا پودا تقریباً تمام دنیا میں پایا جاتا ہے اطباء نے اس کا مزاج گرم و خشک بتایا ہے۔ سونف ہمارے ہاں بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ اسے منہ کو خوشبودار بنانے کے علاوہ کھانے کی مختلف اشیاء مثلاً اجاز، میتھی، ٹھنڈائی، سردائی میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ پان سپاری سے بہتر ثابت ہوئی ہے۔ طب میں بطور دوا اس کا استعمال صدیوں سے ہے۔ سونف مدر بول یعنی پیشاب آور ہے اس مقصد کے لیے سونف کا عرق و شربت استعمال کرایا جاتا ہے۔ مد رجیض جو شانندوں میں بھی سونف ایک اہم جزو ہے۔ سونف خواتین میں دودھ کی مقدار بڑھاتی ہے۔ اپنے پیشاب آور اثرات کے سبب پتھری نکالنے والی ادویہ کے ہمراہ استعمال کرایا جاتا ہے۔ درد قوی میں فائدہ دیتی ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق سونف میں روغن فراری، پٹیاوس، بیکٹین، نشاستہ، کوئیکسن، آئیوڈین، وٹامن اے، تھیا سین، رائوفلاوین، تیا سین اور وٹامن سی پایا گیا ہے۔ ایلمینیم، بیریم، کالیم، کاپر، سگنائز، سیلیکان اور سٹیم بھی خفیف مقدار میں ہوتے ہیں۔ سونف کے تیل کا اہم جزو منتھول ہے اور اس کے بنیادی اجزاء ریشیل ڈی ہائیڈ اور انیک البنڈ ہیں۔

## دستوں کے لیے:

بادیاں دیسی گی میں بھون کر اس میں شکر ملا کر صبح و شام ۹ گرام کھانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ اگر

ان میں بیل گری کا اضافہ کر لیا جائے تو دست روکنے کی بہترین دوا ہے۔

## جگر:

جگر کے امراض میں بادیاں کی جڑیں مفید ہیں۔ مدعہ جگر اور گردوں میں بادیاں کی جڑیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔

## قبض:

بادیاں چھ گرام، سناکی چھ گرام، دونوں کو جوش دے کر چھان کر حسب ضرورت چینی ملا کر پی لیا جائے تو قبض جاتی رہے گی۔

## خفقان:

جن لوگوں کو وحشت و خوف اور دل تیز دھڑکنے کی شکایت ہو وہ بادیاں پانچ گرام، گل گاؤ زبان پانچ گرام جوش دے کر چھان کر شہد ایک چمچ ملا کر چند روز صبح نہار منہ پی لیں تو بہت مفید ہے۔

## تیزابیت:

بادیاں اور ملٹھی مقشر ہم وزن پیس کر رکھ لیں۔ صبح، دوپہر، شام کو کھانے سے قبل ہمراہ شربت بادیاں ۱۹ چمچ ۲۲ گرام لینے سے مدعہ میں جلن اور تیزابیت میں فائدہ ہوتا ہے۔

## تخیر مدعہ:

کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے تخیر مدعہ میں بہت مفید ہے۔ طبیعت کو سکون دیتی ہے۔ تخیر مدعہ والے لوگ بادیاں کو پیس کر صبح و شام پانچ پانچ گرام بعد از غذا کھالیا کریں یا جوش دے کر پی لیا کریں۔

## سونف تخیر:

بادیاں اور دانہ الائچی کلاں ہم وزن لے کر پیس لیں اور دوپہر شام کھانے کے بعد دو دو گرام تازہ پانی سے کھالیا کریں۔

## ضعف بصارت:

بادیاں کا سونف پانچ گرام ہمراہ گاجر کا رس ایک گلاس چند روز تک مسلسل پینا مفید ہے۔

## سونف مقوی بصر:

بادیاں ۲۵۰ گرام صاف کر کے بیٹھے بادام ۱۲۵ گرام، کالی مرچ ۵۰ گرام۔ ان تینوں کو برابر وزن شکر ملا کر سونف بنا لیں۔ روزانہ صبح دو چمچے ایک گلاس دودھ

کے ساتھ کچھ عرصہ تک استعمال کرنے سے بصارت کو طاقت ملے گی، دماغ کو تقویت ہوگی جس سے نظر بہتر ہو جائے گی۔

## ہاتھ پاؤں جلنا:

جن لوگوں کے ہاتھ پاؤں جلنے کی شکایت ہو ایسے لوگ روزانہ صرف بادیاں چھ گرام تازہ پانی سے کھا لیا کریں انہیں فائدہ ہوگا۔

## بچے کی ریاح:

چھوٹے شیر خوار بچے عموماً پیٹ کے امراض کا شکار ہوتے رہتے ہیں جن میں ریاح بھر جانا سب سے زیادہ ہے۔ ایسے بچوں کو چھ گرام بادیاں جوش دے کر چھان کر دن میں چار یا پانچ مرتبہ ایک ایک چمچ پلانا مفید ہے۔

## تے ابکا کی مٹی:

بادیاں ۳ گرام، پودینہ ۳ گرام، دار چینی ۱ گرام الائچی سبز تین عدد جوش دے کر چھان کے پی لیں۔

## بھوک نہ لگنا:

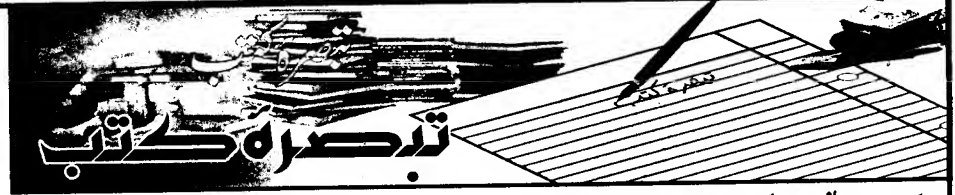
جن لوگوں کو بھوک کم لگنے کی شکایت ہو وہ ذیل کا جوشاندہ پندرہ روز پی لیں، بھوک اچھی طرح لگے گی۔ پودینہ خشک چھ گرام، بادیاں چھ گرام، موز مٹی ۹ دانہ، آلو بخارا خشک پانچ عدد، آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھان کر روزانہ صبح نہار منہ پی لیا جائے۔

## عرق بادیاں:

بادیاں کا عرق بھی کشید کیا جاتا ہے جو طب مشرقی میں صدیوں سے مستعمل ہے۔ یہ مدعہ اور امعاء کے لیے بہتر ہے، ریاح خارج کرتا ہے اور پیشاب آور ہے۔ خط و کتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

## درس قرآن

جامع مسجد فردوس الرحمن الجہدیت کوڑھا محلہ منڈی بہاؤ الدین میں 26 نومبر 2015ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مولانا احتشام الحق بھوپالوی درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ اسٹیج سیکرٹری قاضی محمد رمضان خطیب مسجد ہذا ہوں گے۔ منجانب: چوہدری محمد حسین، منڈی بہاؤ الدین



تبرہ نگار: سلفی مدارس کو لسان القرآن سے محروم نہ کریں  
تالیف: شیخ العربیہ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی  
صفحات: 88 ناشر: دارالعلم - اسلام آباد  
تبرہ نگار: (مولانا) عبدالسلام زاہد

بابائے عربی فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد بشیر حفظہ اللہ کی شخصیت علمی، دینی، تدریسی، تصنیفی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ اب تک عربی اور اردو ہر دو زبانوں میں کئی کتابیں اور مقالات تحریر فرما کر داد تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی ان کی ایک تجزیاتی، تنقیدی، تصنیفی کاوش ہے جس میں انہوں نے وفاق المدارس السلفیہ کے بعض مراحل کے نصاب کے حوالے سے اپنے خیالات، تجاویز اور ترجیحات پیش کی ہیں اور لکھا ہے کہ ان مراحل میں بعض کتابوں میں کمی اور مدارس میں عربی زبان میں بول چال اور لکھنے پڑھنے کے لیے ماحول بنانا چاہیے۔ تربیت کے ساتھ ساتھ ان کا امتحان بھی ضروری قرار دیا جائے۔

نام کتاب: شہید ملت علامہ احسان الہی ظہیرؒ  
مؤلف: عبدالرشید عراقی

صفحات: 54 ناشر: جامعہ ابی بکر الاسلامیہ  
گلشن اقبال بلاک نمبر 5 کراچی

تبرہ نگار: (مولانا) عبدالسلام زاہد  
علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ کی شخصیت دینی اور دنیوی ہر دو علوم سے آراستہ ہی نہیں بلکہ ماہر باہر اور تبحر ہونے کے ساتھ ساتھ مذہبی اور سیاسی قائد تھے۔ آپ کی ہمہ جہت اور ہمہ گیر شخصیت ہر لحاظ سے لائق تحسین ہے۔  
زیر تبصرہ کتاب میں حضرت علامہ صاحب کی شخصیت

و کردار، جرأت و ہمت، شجاعت و رسالت اور مسلکی حیثیت کے حوالے سے بالاختصار خوب صورت انداز میں نگاہائے عقیدت پیش کیے گئے ہیں۔ نیز مختلف تحاریر میں حضرت علامہ صاحب کے کلیدی کردار کا ذکر خیر بھی ہے۔ مزید ان کی ولادت، تعلیم و تربیت، تصنیف و تالیف اور شہادت تک سب باتیں اختصار کے ساتھ بیان کر دی گئیں، بعض مشاہیر کے توصیفی اقتباسات بھی موجود ہیں اور آخر میں آپ کی بعض عربی کتب کا مختصر تعارف بھی ہے۔

ان سب باتوں کو صاحب کتاب محترم عراقی صاحب نے انتہائی اختصار اور جامعیت کے ساتھ بڑے دل نشیں پیرائے میں الفاظ کا جامہ پہنا کر حضرت علامہ صاحب سے عقیدت کا اظہار کرنے کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرت علامہ صاحب کے متعلق تفصیل سے لکھا جانا چاہیے۔

صفحہ نمبر ۵۱ پر لکھا ہے کہ ”آپ کا دوسرا جنازہ مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں پڑھا گیا اور جنت بقیع مکہ کے قبرستان میں امام مالک کے پہلو میں دفن کیا گیا۔“ یہاں مکہ کی بجائے مدینہ منورہ لکھا جانا چاہیے تھا کیونکہ ”بقیع الفردوس“ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے۔



## شیخ الحدیث والنفسیر فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالحمید ازہرؒ انتقال فرما گئے

شیخ الحدیث والنفسیر فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالحمید ازہر رحمہ اللہ شیخ الحدیث و مدیر قسم انھض فی علوم الحدیث والافتاء جامعہ سلفیہ اسلام آباد گزشتہ روز قضائے الہی سے انتقال فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ مسلم سٹیڈیم سید پور روڈ راولپنڈی میں ادا کی گئی۔ حافظ صاحب کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نائب شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے پڑھائی جس میں ملک بھر سے علمائے کرام اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ وہ کافی عرصے سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ گزشتہ چار ہفتوں سے وہ ہولی فمیلی ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج تھے۔ بلاشبہ ان کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کے انتقال سے علمی حلقوں میں جو غلا پیدا ہوا ہے وہ کافی عرصہ تک پر نہیں ہو سکے گا۔ دریں اثناء امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے اپنے تعزیتی بیان میں جہاں مرحوم کی دینی، ملی اور جماعتی خدمات کو سراہا وہاں ان کی مغفرت نامہ اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے اور سوگوار خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد ابو بکر صدیق سواں گارڈن میں ہوا جس کی صدارت حافظ مقصود احمد نے کی اور اس میں علاقے سے کثیر تعداد میں اہل علم اور جماعتی احباب نے شرکت کی۔ اجلاس میں ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔..... رپورٹ: ایم این اے سلفی میڈیا سیل اسلام آباد

اظہار تعزیت:

بریکنگ..... شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ازہر آف راولپنڈی گزشتہ روز انتقال کر گئے ان کی وفات امت کا بہت بڑا نقصان ہے۔ موت العالم موت العالم ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا کے ہر طبقے میں پیدا ہونے والا خلا پر ہوسکتا ہے لیکن علم و عمل کی دنیا کا خلا کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے رہنماؤں مولانا عبدالہادی، ڈاکٹر صبیح حسن، حافظ صبیح الرحمن، مولانا محمد شعیب میر پوری، مولانا منیر قاسم، حافظ عبدالاعلیٰ درانی، مولانا شتیق الرحمن شاہین، پروفیسر مطیع الرحمن، مولانا فضل الرحمن، مولانا شریف اللہ شاہد، ڈاکٹر خرم بشیر، قاری ذکاء اللہ سلیم، مولانا عبدالستار عاصم، مولانا عبدالرؤف، مولانا حافظ اخلاق احمد، ڈاکٹر عبدالرب ثاقب، مولانا عبدالکریم ثاقب، مولانا محمد ادریس مدنی، مولانا ارشد فاروقی، مولانا زکریا مسعود، حافظ محمد ارشد واجد مالک، مولانا شیر خاں جمیل احمد، مولانا حفیظ اللہ خان، مولانا کنور ٹکلی، حافظ عبدالباسط، مولانا محمود الحسن یزدانی، قاری عبداللہ حامد و دیگر علمائے اہل حدیث نے مشترکہ تعزیتی بیان میں کیا۔ مولانا عبدالاعلیٰ درانی نے کہا کہ شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالحمید ازہر نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ، شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے علاوہ تصنیف و تالیف اور خطابت کی دنیا میں بھی بڑا نام پیدا کیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید عالم باعمل، مفسر و محدث، عابد و شب زندہ دار ظاہری و باطنی حسن سے آراستہ اور صوم و تقوا میں تھے ان کی وفات سے جو مسند تدریس و افتاء خالی ہوئی ہے برسوں اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔ برطانیہ کے تمام علمائے اہل حدیث نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے تمام نسبی و علمی پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔..... منجانب: حافظ عبدالاعلیٰ درانی، ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ

## الاسلام ڈائری 2016ء

جماعتی جذبوں کی آئینہ دار

ایک دعوت ایک پیغام

ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دسمبر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔ اشتہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فورکلر 2500/- روپے

ایک صفحہ اشتہار ایک کلر 1500/- روپے

نصف صفحہ ایک کلر 1000/- روپے

ڈائری کی عام قیمت 400/- روپے

رعایت کے ساتھ 300/- روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

شناختی کارڈ (محمد بشیر انصاری) 5-3207371-34101

رابطہ: اہلحدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

### ضرورت رشتہ

اعلیٰ تعلیم یافتہ اہلی میں مقیم راجپوت برادری کا نوجوان عمر 26 سال کے لیے اعلیٰ تعلیم یافتہ اہلحدیث گھرانے سے صوم و صلوة کی پابند خوب صورت دغوب سیرت کنواری لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ خواہشمند والدین رابطہ کریں۔

حافظ لیاقت علی خان، جہلم 0334-8668911  
0544-733167

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر ملک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

**سپرسٹار**  
ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر  
ایڈ سائونڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

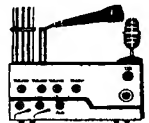
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن سینڈ اور متعلقہ سپیر پارس اور مرمت کا کام تمہاری بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

**Al-Fatah**

Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

**الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر**

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ ملکینک کے پاس تشریف لائیں۔

نیائیں چوک نزد دہلی کالج گوجرانوالہ

# اخبار الجماعۃ

## سعودیہ نے پرائیویٹ حج کو نہ بحال کر دیا

فیصل آباد..... حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے مرکزی راہنما حافظ شفیق کاشف نے 23 دسمبر کو ہونے والے ہوپ کے انکیشن میں حصہ لینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک بھر کے حج ٹوریز آپریٹرز کے حقوق کے تحفظ اور عازمین حج کی خدمت کے لئے وہ اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزارت مذہبی امور نے حج پالیسی 2016ء کے لئے حج ورکشاپس کے انعقاد کے ذریعے براہ راست عوام سے تجاویز حاصل کرنے کا فیصلہ کر کے اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد کو مشاورت میں شریک کر کے بڑا مثبت قدم اٹھایا ہے جس سے حج 2016ء میں بہتر انتظامات کرنے میں مدد ملے گی۔ شفیق کاشف نے کہا کہ حج ٹوریز آپریٹرز کو 20 فی صد حج کوڈ اس سال واپس کیا جائے کیونکہ سعودی حکومت نے کوڈ بحال کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ حج ٹوریز آپریٹرز کی کارکردگی پر سعودی حکومت کا اظہار اطمینان پاکستانی آرگنائزرز کی کامیابی اور مذہبی داری کا ثبوت ہے۔

## مجلس شوریٰ شہر ساہیوال کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر ساہیوال کی مجلس شوریٰ کا اجلاس 8 نومبر بروز اتوار مرکزی جامع مسجد ثنائیہ ہنری منڈی میں زیر صدارت حضرت مولانا احمد یار صدیقی منعقد ہوا۔ انہوں نے اپنی تجاویز میں کہا کہ تمام شہر کو چار حصوں میں تقسیم کر کے خلفائے راشدین کے ناموں سے تبلیغی پروگرام شروع کیے جائیں ہر ماہ ہر مسجد میں 4 پروگرام اور ایک مرکزی مسجد جامع ثنائیہ میں ضرور ہونا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان تبلیغی پروگراموں کا اشتہار لازمی چھپنا چاہیے۔ حاجی محمد اکرم کی نے کہا کہ شہر کے چھوٹے علاقے جہاں مساجد اہل حدیث نہیں وہاں تبلیغی پروگرام کا اہتمام گھروں میں کیا جائے، فوجی ہدایت اللہ نے کہا کہ علاقہ کی ہر مسجد میں نماز فجر اور عصر کے بعد درس قرآن کا اہتمام کیا جائے۔ شیخ سجاد ایدو ویکٹ نے بھی شہر کو 4 حصوں میں تقسیم کر کے ہفتہ وار تبلیغی پروگرام کروانے کی تجویز کو سراہا۔ قاری نذیر احمد امیر شہر نے اس بات پر زور دیا کہ جامع مسجد ثنائیہ میں ہر جمعرات کو درس قرآن کا جو سلسلہ شروع ہے وہ رکن نہیں چاہیے۔ مرزا محمد سلیم ناظم نے کہا کہ ہر رکن شوریٰ کو مجلہ اہل حدیث لگوانا چاہیے اور دیگر احباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ تمام اراکین نے بتایا کہ پیغام TV کی نشریات سے شہر کے تمام علاقوں میں لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ طے پایا کہ تمام اراکین شوریٰ ماہانہ دو صد روپیہ جمع کروائیں گے مرزا سلیم صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ مرکز کی طرف سے زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے ریلیف فنڈ قائم کیا ہے ہر مسجد کے خطیب سے رابطہ کر کے فنڈز اکٹھے کیے جائیں اور مرکز کو بھیجیں۔ دعاے خیر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مخائب: رانا محمد فاروق (ناظم نشر و اشاعت) ساہیوال

0312-6902343

## اظہار تعزیت

مرکزی مسجد الفیصل اہل حدیث R-136/10 کے سرپرست ماسٹر محمد اکبر کے برادر محترم چوہدری محمد بشیر نور پوری طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! جماعتی احباب ڈاکٹر محمد اقبال حنیف، مولانا عبدالرحمن سلفی، مولانا محمد اکرم، راقم الحروف و دیگر سیاسی و سماجی شخصیات نے ڈاکٹر محمد نوید اکبر اور چوہدری محمد اکبر سے اظہار تعزیت اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

شفیق الرحمن جنرل سیکرٹری AYF چک 136/10-R جہانیاں

# مبارکباد

کو PPSC کی طرف سے ایسوسی ایٹ پروفیسر 19 گریڈ ملنے پر

دیتے ہیں۔  
**مبارکباد**

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے  
اور ان سے اپنے دین کا مزید کام لے۔

منجانب: **عبدالرحمن عمران مغل** فیروز ٹوٹوالاں **0300-4284591**



## انتقال پر ہلال

✽ ڈیرہ غازی پٹن کے ممتاز عالم دین مولانا حافظ عبدالغنی آل حسن مورخہ 8 نومبر کی شام کو مختصر علالت کے بعد تقضائے الہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں علمائے کرام، حفاظ عظام جماعت کے ذمہ داران اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم مخلص عالم دین تھے تمام زندگی دعوت و تبلیغ میں گزاری۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھری خطاؤں سے درگزر اور دینی خدمات قبول فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

محمد یونس راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

## قاری احسان الحق حقانی انتقال کر گئے

✽ مرکز توحید اہل حدیث ہرنس پورہ لاہور کے خطیب اور مسجد بلال اہل حدیث الفیصل ٹاؤن کے امام قاری احسان الحق حقانی 7 نومبر 2015ء کی صبح تہجد کے وقت اپنے اللہ سے جنت مانگتے ہوئے اللہ کے حضور پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم دو سال سے جگر کے کینسر میں مبتلا تھے۔ انہوں نے پوری زندگی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا امیر حمزہ نے پڑھائی اور قبر پر دعا مولانا عبدالوحید مدیر دار الفلاح نے کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔  
..... دعا گو: حافظ محمد یونس طہ

## تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

جماعتی حضرات کے لیے  
خصوصی رعایت

حج و عمرہ سروسز میں با اعتماد نام  
عمرہ کی بنگ جاری ہے



لاسٹس نمبر 5282

# حج و عمرہ سروسز

2015-2016

خوبصورت اور قریب ترین انٹرکنٹیننٹل ہوٹل کی رہائش  
تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیرہ ملکی ایئر لائنز کے سب سے تیز ترین ٹکٹ  
دینی، ملائیشیا، سنگا پور، تھائی لینڈ اور جاپان کے وزٹ ویزے

14=21 دن کے معیاری پیکیج

مینجر: حماد مدنی  
0333-4005913  
042-37428459

0322-6662333  
0302-4580611

حافظ عبدالحفیظ مدنی  
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)  
آفس نمبر 8 فرسٹ فلور، 25۔ ابراہیم آباد، حدت روڈ لاہور

## ساہیوال میں مسلم لیگ ن کی حمایت کا اعلان

✽ مورخہ 8 نومبر کو شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال نے مسلم لیگ (ن) کے لیے رحمن میرج ہال میں عظیم الشان جلسہ میں حمایت کا اعلان کیا۔ نیابت کے فرائض مرزا محمد سلیم ناظم شہر نے ادا کیے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی اور مولانا احمد یار صدیقی کی زیر سرپرستی اس جلسہ میں چیرمان احمد شاہ ایم این اے ملک ندیم کامران صوبائی وزیر عشر و رکوع ملک محمد ارشد ایم پی اے تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین و افسر چیرمین کی نشستوں کے نامزد امیدواران جمعیت کے اراکین شوریٰ کے علاوہ شہر بھر سے معزز شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور مسلم لیگ (ن) کی حمایت کا بھرپور اعلان کیا۔

منجانب: رانا محمد فاروق (ناظم نشر و اشاعت) ساہیوال

## عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

# گولڈن

مکمل ایمپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)  
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

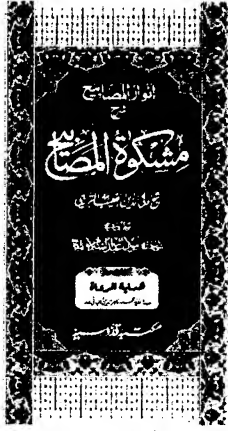
ایمپورٹڈ U.P.S  
بھی دستیاب ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739  
055-4213430

چوک نیاسین نزد ڈسٹی کالج گوجرانوالہ





تحقیق و تخریج: ماخوذ از

فَضِيلَةُ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ نَصْر الدِّينِ الْبَانِيِّ حَرَّرَهُ

5 جلدوں پر مشتمل امپورٹڈ اور لوکل کاغذ پر دو متفرق ایڈیشن

رعایتی قیمت عام ایڈیشن -/1900

رعایتی قیمت اعلیٰ ایڈیشن -/2600

خدمتِ حدیثِ رسول ﷺ میں ایک اور سعادت

# انوار المصابیح مشکوٰۃ المصابیح

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ کے قلم سے آسان ترجمہ اور جامع تشریح

اردو قالب تخریج و فوائد

حافظ زید محمد ظہیر حفظہ اللہ

مع منتخب تحقیقی افادات

فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد رحمہ اللہ

ضعیف روایات کی نشان دہی اور اختصار کے ساتھ وجہ ضعف کا بیان

ابواب کی علیحدہ جامع تشریح • مولانا بستوی کے حالات زندگی

اختلافی مسائل میں کتاب و سنت کی روشنی میں راہِ صواب کا تعین

نماز کے بعد درس مشکوٰۃ کے لیے سبقاً سبقاً بے حد مفید حواشی

عوام و خواص، طلباء اور مدرسین کے لیے یکساں نفع بخش

Ph: 042-37230585 , Cell: 0321-4460487

E-mail: maktaba\_quddusia@yahoo.com

Facebook: www.facebook.com/quddusia

رحمان مارکیٹ • غزنی سٹریٹ

• اردو بازار • لاہور پاکستان

مکتبہ قدوسیہ



## تعاون کی اپیل

قیامِ لائبریری کے لیے دو کمروں بابت چار دیواری کی تعمیر کے لیے جس کا تخمینہ سات لاکھ روپے لگایا گیا ہے کے لیے

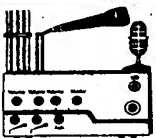
تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

HBL A/C 010116191701

0300-6425043

0333-7671589

منجانب ابو حمزہ عبدالحمید مظفر گڑھ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

## وی پی آر ہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بیججا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

## جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو ہر تحریر سے قبل لکھنا سنت 786 لکھنا بدعت

## کلیال وادی سون جامع مسجد الحسن الہیہ کی تعمیر نو

### جنت کے طلب کار متوجہ ہوں سردی سے بچائیں

مسجد کی تعمیر نو 50 لاکھ روپے  
جمعہ نماز تعلیم کیلئے خواتین ہال اور طہارت خانے  
پانی کیلئے بڑی میٹکی

وادی سون پانچ ہزار فٹ بلند پہاڑوں پر تقریباً پچاس قصبوں گاؤں پر مشتمل علاقہ ہے۔ پاکستان کا انتہائی پسماندہ اور قرآن وحدیث کی تعلیم نہ ہونے کی بنا پر جہالت نما علاقہ جو صدیوں سے صدائے قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گھڑس رہا تھا شرک و بدعت کی وبائی آندھیاں چلتی تھیں۔ دور دور تک کوئی الحمدیث دیکھا ہی نہیں دیتا تھا بفضل اللہ تعالیٰ والد محترم امیر جماعت قاری شاہ محمد ربانی اعوان (فظہ اللہ) سابق مدرس ومراقب مسجد الحرام مکہ مکرمہ نے بیس مرلے جگہ خرید کر جو ”جامع مسجد الرحمن الہدیث اڈا کلیال میں بنائی تھی۔ اب وہ مسلسل بارشوں اور زلزلوں سے مسجد کا چھت و دیواریں و فرش بہت بوسیدہ ہو گئی ہیں ہر وقت خطرہ ہے معمولی سی بارش پر بھی چھت سے پانی قالینوں پر آ جاتا ہے۔ اب مسجد کی تعمیر نو کی اشد ضرورت ہے علاقہ ہذا کو قرآن وحدیث کی تعلیم وتبلیغ سے منور ومعطر کرنے اپنی طاقت کے مطابق کوشیش جاری ہیں مگر مقامی جماعت کمزور اور قلیل ہونے پر مسجد کی تعمیر نو کرنے سے قاصر ہے طلاقہ میں تعمیر میٹرل اصل قیمت سے 50 فیصد زیادہ خرچ کے بعد پہنچتا ہے بوجہ پہاڑی چڑھائی اور دور سے لے آنا۔

اگر آپ علاقہ ہذا کا مشاہد کریں تو ان شاء اللہ احباب کو بھی یہاں پر توجید ومنّت کی آبیاری کی ترغیب دلائیں گے مگر دور دراز پسماندہ علاقہ میں نہ آتے ہیں نہ حالات کا پتہ چلتا ہے۔

### سرکردار السلام کلیال وادی سون تبلیغ کے لیے تشریف لانے والے علماء

- شیخ الحدیث عبدالعزیز نور تانی (فظہ اللہ) پشاور • شیخ الحدیث علامہ عبداللہ ناصر رحمانی (فظہ اللہ) کراچی • فضیلۃ الشیخ محمد شریف چنگوانی (فظہ اللہ) ملتان
- شیر پاکستان مولانا محمد منظور (فظہ اللہ) گجرانوالہ • مولانا سید سلیمان شاہ نقوی (فظہ اللہ) سرگودھا • قاری خالد مجاہد (فظہ اللہ) • شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار اعوان المدنی (فظہ اللہ)
- الشیخ مفتی مبشر احمد ربانی (فظہ اللہ) • پاکستان کے معروف استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم (فظہ اللہ) • طلباء کا امتحان لینے وادی سون تشریف لائے۔

ضروری اطلاع والد محترم کا عثمانی گروپ یا جماعت المسلمین کراچی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کے ساتھ شدید اختلاف ہے۔

رابطہ قاری عبدالستار طیب اعوان، امام مسجد دار السلام کلیال وادی سون

• قاری عبداللہ ساجد اعوان، امام و مدرس مدرسہ دار السلام کلیال وادی سون

قاری عبدالوہاب ربانی اعوان ناظم مرکزی جمعیت الحدیث تحصیل خوشاب مدیر جامعہ فاطمۃ الزہراء جوہر آباد

(خطیب مرکز دار السلام کلیال وادی سون)

0300-6577809, 0333-6813820, 0334-753366

# زیر سرپرستی: مرکزی جمعیت اہل حدیث ٹی گو جرانوالہ

## نوید ضیاء فاؤنڈیشن گو جرانوالہ کے زیر اہتمام

اہل حدیث مدارس میں زیر تعلیم طلبہ کے ذوق خطابت اور شوق مطالعہ کو جلا بخشنے کے لئے  
اندراج مقابلہ کی آخری تاریخ 30 نومبر 2015ء

# تقریری مقابلہ

بتاریخ 5 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ

عنوان اسن عالم سیرت النبی ﷺ کی روشنی

بتاریخ 8 دسمبر 2015ء بروز منگل

عنوان رسول اکرم ﷺ بحیثیت نوجوان پہلا مرحلہ

بتاریخ 13 دسمبر 2015ء بروز اتوار

عنوان سلام اس پر کنہ جس کا ذکر ہے سائے صحائف میں

پہلا انعام

تیسرا انعام

دوسرا انعام

فائنل مقابلہ 27 دسمبر 2015ء بروز اتوار کو ہوگا  
ان شاء اللہ

تینوں مراحل دفتر ہفت روزہ نوید ضیاء، آفتاب سٹیل مارکیٹ جی ٹی روڈ گو جرانوالہ میں ہوں گے  
تینوں مقابلہ جات 11 بجے دن شروع ہوں گے۔ ان شاء اللہ

نوٹ

دیئے گئے شیڈول کے مطابق تین مراحل میں منتخب ہونے والے 15 طلبہ فائنل مقابلہ میں شریک ہوں گے

فائنل مقابلہ میں تقریر فی البدیہہ کرنا ہوگی (15 طلبہ کیلئے 15 منتخب عنوانات میں سے بذریعہ قرعہ اندازی جو بھی عنوان نکلا اسی پر تقریر ہوگی)  
تقریر کا دورانیہ 7 سے 10 منٹ ہوگا۔ (7 منٹ سے کم یا 10 منٹ سے زیادہ وقت لینے پر نمبر کاٹ لئے جائیں گے)

منصفین کا فیصلہ حتمی ہوگا، جسے کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا

سپر ریڈنگ کی قطعی اجازت نہیں ہوگی

تقریر اردو زبان میں کرنا ہوگی

پہلے تین مراحل صرف فائنل مقابلہ کیلئے طلبہ کے انتخاب کیلئے ہوں گے۔ اس لئے ان میں کوئی انعام یا پانی اے ڈی اے نہیں ہوگا۔

مزید معلومات کے لئے: محمد ابرار ظہیر 0336-7772580

دفتر ہفت روزہ نوید ضیاء۔ 18۔ آفتاب سٹیل مارکیٹ جی ٹی روڈ گو جرانوالہ 055-3821001

پیشوا سرپرست مہتمم  
مولانا عبدالحکیم سیف

0305-4109749  
0334-9701774

پاکستان کا قدیم ترین دینی، تعلیمی و تبلیغی ادارہ

بنامہ اول (انڈیا)  
1941ء

تاسیس ثانی 1949ء

# جامعہ دارالحدیث محمدیہ قدوسیہ

کوٹ رادھاشن قصور

- جامعہ ہذا تقریباً پچھتر 75 سال سے اسلامی تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے۔
- جامعہ ہذا سے سینکڑوں حفاظ و علماء فارغ و فیض یاب ہو چکے ہیں۔
- جامعہ کی خدمات کو ملک و بیرون ملک کے جید علماء کرام نے سراہا ہے۔

## شعبہ قرآن میں توسیع

جامعہ کے شعبہ قرآن میں توسیع کرتے ہوئے جناب حافظ وقاری اعجاز احمد کی مزید تقرری عمل میں لائی گئی ہے۔ اور بیرونی طلبہ کا داخلہ جاری ہے۔ مقامی اور علاقہ کے احباب اس زریں موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے داخلہ دلائیں۔

## ناظم جامعہ کی تقرری

جامعہ میں حافظ **عبد اللہ محمود** کو ناظم مقرر کیا گیا ہے اور وہ نظامت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

## جامعہ ہذا کی تعمیر ترقی کے لیے نیا اقدام

اس نئے تعمیری منصوبے میں مسجد شعبہ تعلیم البنات اور اساتذہ کرام کی رہائش گاہوں کی تعمیرات کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ احباب اہل خیر اس پروگرام کی تکمیل میں ہمارا ساتھ دیں اور اس عظیم صدقہ جاریہ کے اجر و ثواب کو حاصل کرنے کے لیے بھرپور تعاون کریں۔

احباب خیر تعمیراتی مٹیریل اینٹ، سیمنٹ، سریا، بجری وغیرہ بذات خود مہیا کر کے دل کھول کر حصہ لیں۔ جزاء کم اللہ خیراً

مولانا محمد صنف محمدی

0332-4849753

ناظم تعلیمات

عبد الشکور محمد ارشاد  
حاجی شیخ

0302-4701327

ناظم تعمیر و ترقی

حافظ عبد اللہ محمود

0334-9701774

ناظم جامعہ



# گروپ کیساتھ عمرہ ادا کیجئے 21 یوم

## 107000 روپے روانگی یکم جنوری 2016

بجنگ شروع

فوری بجنگ کروائیں

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین ہاٹل



گوٹھ منٹ سے  
منظور شدہ علاقہ بھر  
کاسٹ پریلا ادارہ جو

25 سال سے آپ کی خدمت میں مصروف عمل ہے

تمام اسرلائز کی سستی ٹکٹوں کیلئے رابطہ کریں۔

زائرین حرمین کیلئے تحائف • معاونتی کتب حج و عمرہ • ہینڈ بیگ • تسبیح طواف

برانچ آفس

0301  
6837566  
0334  
4356170

قاری فاروق تبسم

0300  
6596539

حافظ عبدالسلام نام شہید

0301  
6814942

محمد سعید احمد

زیر سپرنٹنڈنٹ عبدالغالب علی میرج ہاٹل کھڈیاں خاص

برانچ آفس

0333-0321  
6662422

محمد کبیری مدنی  
میٹیاں شہر بالمقابل ایم سی بی بینک  
ستیاء روڈ جمال فضل آباد

041-8557315-16

بھید آفس

0301 4966505

0333 4194280

0300 4236407

عالم محمد قاسم  
عبدالحکیم محمد نعیم  
انان اللہ ربانی

بالمقابل یسٹرن ہینڈل سٹریٹ  
فاروق آباد

056 3877266

مولا نا حضرت جناب محمد علی احمد  
الحمد لله

ابو جعفر محمد بن اسماعیل  
الحمد لله

منتخب ہونے پر جیمز پوری کا بینہ کے معزز اراکین کو دل کی گہرائیوں سے **تبریک** پیش کر گئے تھے۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

قاری محمد اعظم عارف || خطیب میرپور آزاد کشمیر ||  
0300 7286527



مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام

# جامع مسجد تقویٰ وفاق کالونی لاہور

مقبول ترین  
میں

عبدالغفور صاحب  
ڈاکٹر  
کوآرڈینیٹر  
ویرا علی پنجاب

29  
نومبر  
2015  
روز اوار  
عشاء

# سید النبی کا نقش

عظیم الشان

خطابی

حضرت  
مولانا محمد سجاد صاحب  
حافظ  
ایڈووکیٹ

مولانا قاری احمد شاہ صاحب  
ارشاد الرحمن  
خطیب چوہا پارک باگڑیاں

# وقف علامہ سید احمد رضا

لاہور

حافظ حسین نام مرکزی / جامع مسجد تقویٰ وفاق کالونی لاہور  
مرکز پنجاب / لاہور  
مرکز لاہور / لاہور  
رابطہ نمبرز  
0345-6666617  
0321-2222574  
جوہر ٹاؤن



# Weekly AHL-E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No  
116

مرکزی جمعیت اہل حدیث اہلحدیث یوتھ فورس شہر کوڈھا راتھما

مرکز حدیث  
جامعہ حدیث  
بلک 19 سرگودھا

28  
نمبر 2015  
بروز

حافظ عیسیٰ علیہ السلام

حافظ  
مرکزی جمعیت اہلحدیث

## انجیل خاتمہ احادیث

فقید المثل تاریخ ساز  
دوسری سالانہ

بروز آغاز

طیب الرحمن صاحب  
اسلام آباد

عبدالعقور صاحب  
پروفیسر

عبدالرزاق صاحب  
مولانا

سید طین صاحب  
مولانا

سید خالد صاحب  
مولانا

عتیق الرحمن صاحب  
مولانا

امیر، ناظم و اراکین مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس شہر کوڈھا

Website: www.njaahlehadith.org  
www.ahlehadith.org

048-3717475  
0300-6006100